۲۴ نمبروں کی ۲۴ بدعات
مرتب
ابوعذرا محمد نعیم الدین رفعت
ناشر
ماتریدی ریسرچ سینٹر مالیگاؤں

۲۴ نمبروں کی ۲۴ بدعات

یعنی اہلِ بدعت دیوبندیوں کی بدعات

المرتب

ابو عذرا محمد نعیم الدین رفعت

نام کتاب...............۲۴ نمبروں کی ۲۴ بدعات

مؤلف................ابوعذرا محمد نعیم الدین رفعت

نظر ثانی................حضرت مولانا محمد ضیاء الدین خان قادری صاحب بہرائچ شریف

معاون................حضرت مولانا قاری شمشاد احمد کمالی امجدی صاحب قبلہ

معاون................ہمدردِ قوم وملت محترم رمضان رضا ماتریدی صاحب قبلہ

ناشر...................ماتریدی ریسرچ سینٹر مالیگاؤں

سن اشاعت...........مارچ ۲۰۲۱ء

تصحیح النقل اور کتابت میں غلطی نہ ہو اس کا پورا
خیال رکھا گیا تاہم کہیں کوئی غلطی نظر آئے تو
ہمیں ضرور مطلع کریں۔

khidmatekhalque639@gmail.com

فہرست

مؤلف کے دیگر رسائل

(۱) اپنے اکابر کے **باغی دیوبندی**

(۲) دیوبندیوں کی **۵۱ تحریفات** آیاتِ قرآن

(۳) دیوبندیوں کی **شیطان سے محبت**

شرف انتساب

حامیِ سنت، ماحیِ شرک و بدعت، مجدد دین و ملت اعلیٰحضرت امام اہلسنت

الشاہ امام احمد رضا خان

محدث بریلوی قدس اللہ سرہ العزیز

و جملہ جانشین و خلفاء علیہم الرحمہ کے نام

اور

مفسر قرآن صدرالافاضل حضرت علامہ و مولانا

سید محمد نعیم الدین

مرادآبادی علیہ الرحمہ بانی جامعہ نعیمیہ مرادآباد

وجملہ متلاشیان حق علماء وعوام اہلسنت کے نام منسوب کرتا ہوں

ابو عذرا محمد نعیم الدین رفعت

تقریظ

حضرت مولانا محمد ریاض القادری صاحب قبلہ دہلوی

اللہ جل وعلاہی دین اسلام کا محافظ و نگہبان ہے۔ ہر دور میں اللہ چند بے بضاعتوں کو توفیق عطا فرماتا ہے جنہوں نے ایسے کارہائے نمایاں انجام دیئے کہ عقل انسانی حیران ہے۔(اپنے بزرگوں کی سیرت سے ناواقف حضرات کے لیے تو یہ لفاظی ہو سکتی ہے مگر حقیقت حال سے آگاہ لوگوں کے لیے ایک اٹل سچائی ہے)۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ تبلیغ وترویج اسلام وسنیت کے لئے ساز وسامان سے زیادہ توکل علی اللہ اور اسی مسبب الاسباب جل وعلا کی بارگاہ میں خود سپردگی کی ضرورت ہے۔

اس دور پر فتن میں دیار ہند وپاک میں بڑھتے ہوئے طوفان بدعقیدگی وگمراہی کو روکنے کے لئے چند افراد کو من جانب اللہ توفیق نصیب ہوئی۔ موجودہ وقت میں انہیں نیک بخت، سعادت مند افراد میں سے ایک حضرت قاری نعیم الدین رفعت اطال اللہ عمرہ بھی ہیں۔ یقیناً ہمارے اسلاف رحمہمُ اللہ نے دین کے کسی گوشے پر کوئی شوشہ، دقیقہ باقی نہ چھوڑا!!! لیکن ہر زمانے کی اپنی ضروریات اور اسلوب ہوا کرتے ہیں۔۔ مثلاً اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان قادری نے مسئلہ علم غیب پر کتابیں لکھیں، اور بلاشبہ آپ جس موضوع پر لکھتے بفضلہ تعالیٰ حرف آخر کر دیتے۔ مگر اس کے باوجود آپ کے علاوہ ہمارے اکابرین رحمہمُ اللہ و معاصرین اس موضوع پر مسلسل خامہ فرسائی کر رہے ہیں۔ جس کی ایک اہم وجہ امتداد زمانہ سے لوگوں کے اذہان کا کمزور ہونا بھی ہے۔ اکابرین کا رد بد مذھبی اپنی جگہ مسلم و مستحکم ہے مگر آج آسان اسلوب کی اشد ضرورت ہے۔ ورنہ ہم اہلِسنت ایک بہت بڑا طبقہ ضائع کر دیں گے۔ حالانکہ علم حاصل کرنا ہر فرد پر فرض ہے۔

حضرت قاری رفعت برکاتی صاحب طرز مؤلف ہیں، کس بات کو کب کہاں کیسے بیان کرنا ہے کہ عام قاری کے ذہن میں بات بیٹھ جائے۔ مؤلف ذیشان اس سے قبل بھی کئی رسالے لکھ چکے ہیں۔ مثلاً **اپنے اکابر کے باغی دیوبندی** جس میں آج کل کے دیوبندیوں کی اپنے اکابرین سے بغاوت کو ظاہر کی ہیں، جو نجیب اللہ عمر دیوبندی کی کتاب "احمد رضا کے باغی بریلوی" کا الزامی جواب ہے۔ اور ایک رسالہ

دیوبندیوں کی ۵۱ تحریفات آیات قرآن ہے۔ یہ رسالہ بھی نجیب اللہ عمر کے ساتھ ان تمام دیوبندیوں کی جہالت و حماقت کے جواب میں بطور آئینہ ہے جو امامِ اہلسنّت مجدد دین وملت اعلیٰ حضرت قدس سرہ العزیز پر "محرف قرآن" کا الزام و بہتان لگاتے ہیں۔ رسالہ واقعی لاجواب ہے۔ ایک اور رسالہ نجیب اللہ عمر دیوبندی کے کتابچہ بنام "بریلویوں کی شیطان سے محبت" کے جواب میں شاندار رسالہ **دیوبندیوں کی شیطان سے محبت** ہے۔ اور آپ کے ہاتھوں میں موجود رسالہ تو سمجھیے ایٹم بم ہے۔ اس میں موصوف نے بدّت بدّت کا رٹا لگانے والے دیوبندی بدعتیوں کی پول کھول کے رکھ دی۔ جب آپ ان رسالوں کو پڑھیں گے تو مؤلف کی ذہانت کے ساتھ ساتھ انکی سلاست کی داد دیئے بغیر نہیں رہ پائیں گے۔ ان رسالوں کا مقصد کسی کو چڑھانا ہر گز نہیں بلکہ دجال و کذاب، فتنہ پرور لوگوں کے لیے سامان عبرت اور راہ ہدایت کے طلب گاروں، مذبذب قسم کے لوگوں کے لیے ہدایت کا سامان اور دوستوں کے لیے باعث تسکین جان و ایمان ہیں۔

اللہ ہمیں بھی اسی طرح لکھنے پڑھنے کا جذبہ عطا فرمائے۔ اور حضرت کے رسائل کو قبول عام عطا فرمائے۔ اللہ ایسے جیالوں سے دین کی خدمت لیتا رہے گا۔ بس ہمیں بھی انکا ہر طرح سے ممکن ساتھ دینے کی ضرورت ہے۔ ہر شخص وہی کرے جس کا وہ اہل ہے ورنہ بارگاہِ خداوندی میں کیا عذر پیش کرنا ہے ابھی سے سوچ لے۔ مگر یاد رہے کہ بخدا وہاں کوئی غیر شرعی عذر قبول نہ کیا جائے گا اور کسی جان پر ذرہ بھر ظلم نہ ہو گا۔

فقط

محمد ریاض القادری دہلوی

ایک نظر ادھر بھی

محترم قارئین

فرقۂ دیوبندیہ کے علماء " بدعت اور اہلِ بدعت " کے موضوع پر فراخ دلی کے ساتھ خوب لکھتے ہیں، اور ہم اہلسنت وجماعت (بریلوی) کے بغض و عناد میں صفحات کے صفحات سیاہ کرتے چلے جاتے ہیں، اسی طرح دیوبندی خطباء و جہلاء بات بات پر بدعت کی رٹ لگاتے رہتے ہیں وجہ اس کی یہ ہے کہ یہ لوگ اس بدفہمی میں پڑے ہیں کہ جو بریلوی ہیں بدعت وہی کرتے ہیں دیوبندی علماء وعوام بدعتی نہیں ہوتے ہیں، جو ان کی محض خام خیالی اور فریب خوری ہے۔ اس رسالہ کے مطالعہ کے بعد آپ پر روز روشن کی طرح صاف و واضح ہو جائے گا کہ یہ دیوبندی خود اہلِ بدعت ہیں اور نہایت پابندی کے ساتھ بدعات پر عمل پیرا ہیں ۔ مگر انہیں اپنی بدعات نظر نہیں آتی ہیں۔

پیش لفظ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْن وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْن

وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْن

تمام تعریفیں اللہ رب العزت کے لئے جو ساری کائنات کا پالنہار ہے جس نے نوع انسانیت کی ہدایت و رہنمائی کے لئے کم و بیش ایک لاکھ یا دو لاکھ چوبیس ہزار انبیاء کرام علیہم الصلوۃ والسلام کو اس خاکدان گیتی پر مبعوث فرمایا۔ اور ہر لمحہ کروڑوں درود و سلام ہو خاتم الانبیاء والمرسلین حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ اور ان کی آل و اصحاب علیہم الرضوان پر جنہوں نے ہمیں دستور حیات، طریقۂ زندگی عطا فرمایا جس سے اپنے معبودِ بر حق جل جلالہٗ کی ہر آن رضا و خوشنودی ملتی رہے، اور اللہ جل مجدہ کی رحمت و انوار کی برسات ہو ائمہ، فقہاء اور علماء اسلام پر جنہوں نے بڑی محنت و جانفشانی سے احکام اسلام و پیغامِ شریعت اپنی تحاریر و کتب کے ذریعے صاف و شفاف ہم تک پہنچایا اور رحمتِ باری تعالیٰ کا نزول ہو ہر گھڑی ہر لمحہ امام اہلسنت اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان محدث بریلوی قدس اللہ سرہ کے مزار پر انوار پر جنہوں نے اسلام کی نشر و اشاعت اور اصلاح قوم و ملت میں اپنی پوری پاکیزہ حیات کو وقف فرما دیا اور حق و باطل کے درمیان خطِّ امتیاز کھینچ کر بے لومۃ لائم و بے خوف و خطر باطل فرقوں کے خوشنما مگر مکار چہروں کو بے نقاب کر کے ان کے مکروہ چہرے کو دنیا کے سامنے پیش کر دیا۔ اور دشمنانِ دین و گستاخانِ سید المرسلین ﷺ پر اشداء علی الکفار کی عملی تفسیر بن کر اپنے شمشیرِ قلم سے ان کے سروں کو کاٹ کر رکھ دیا۔ جس کا درد آج بھی باطل فرقوں کی ذریت کے سینوں میں شدت کے ساتھ قائم ہے ، جس کے پاداش میں یہ باطل پرست لوگ اعلیٰ حضرت قدس اللہ سرہ اور آپ کے عقیدت مندوں کو عجیب عجیب نام سے موسوم کرتے ہیں۔ ان باطل فرقوں میں سے ایک فرقۂ وہابیہ ہے جس کی دو شاخیں ہیں پہلی شاخ وہابی غیر مقلد (اہلِ حدیث) کی ہے اور دوسری شاخ وہابی مقلد (دیوبندی) کی ہے پھر ان دونوں فرقوں میں متعدد شاخیں اور فرقے ہیں۔

دیوبندیوں کی تحریر و تقریر میں ہم نے دیکھا اور سنا ہے (اور غالباً آپ نے بھی دیکھا / سنا ہوگا) کہ یہ لوگ ہمیں (اہلسنّت و جماعت بریلوی کو) مشرک و بدعتی کے نام سے موسوم کرتے ہیں۔ حالانکہ جن خودساختہ اصولوں سے ہمیں یہ لوگ بدعتی کہتے ہیں ان اصولوں سے یہ لوگ بشمول اکابر و اصاغر خود بدعتی بھی ہیں اور کافر و مشرک بھی۔ اور دنیا جانتی ہے کہ شرک و بدعت کے غلیظ دلدل میں یہ دین دیوبندیت کا دم بھرنے والے خود سر سے پیر تک غرق ہیں۔ جس پہ ان کی کتابیں اور ان کے معمولات آج بھی شاہد ہیں۔ اس لئے احقر نے سوچا کہ کیوں نہ ان دیوبندیوں کی بدعات کو یکجا کر کے عوام الناس کے سامنے پیش کر دیا جائے تاکہ ہمیں بدعتی کہنے والے خود کتنے بڑے اور سڑے بدعتی ہیں لوگوں پر ظاہر ہو جائے۔ اسی مقصد کے تحت اس رسالہ "۲۴ نمبروں کی ۲۴ بدعات" کو ترتیب دیا جارہا ہے۔ اس رسالہ میں دلائل و براہین کی روشنی میں ان دیوبندیوں کی ہی کتب و فتاویٰ جات اور معمولات سے ثابت کیا گیا ہے کہ یہ دیوبندی خود بدعتی ہیں...... لیکن پہلے آپ یہ معلوم کر لیں کہ دیوبندی اپنے متعلق کس خوش فہمی میں ڈوبے ہوئے ہیں اور کس خوش خیالی (جو در حقیقت بدخیالی ہے) میں جی رہے ہیں چنانچہ نسیم رحمانی دیوبندی لکھتا ہے:

"اللہ کا فضل ہے کہ ہمارے اندر شرک و بدعت کی بو بھی نہیں پائی جاتی"

(تبیان الحق، ص ۲۲)

اور دیوبندیوں کا معروف مولوی، ابو بکر غازی پوری لکھتا ہے:

"ہمارے اسلاف کے دین و مذہب میں شرک و بدعت کی قطعاً گنجائش نہیں"

(دوماہی زمزم، شمارہ ا جلد ۴ ص، ۲۵)

حالانکہ اس رسالہ کے مطالعہ کے بعد آپ پر واضح ہو جائے گا اور آپ خود کہہ اٹھیں گے کہ یہ دیوبندی فرقہ بدعت کے غلیظ و پلید گٹر میں سر تا پا دھنسے ہوئے ہیں جس کے تعفن و اثر سے ان دیوبندیوں کے

دل و دماغ حق سمجھنے سے قاصر اور محروم ہیں۔ یاد رہے کہ اس رسالہ میں دیوبندیوں کی صرف بدعات کو درج کیا گیا ہے۔ ان شاء اللہ جَلَّ جَلَالُہٗ دوسرے رسالہ بنام "۲۴ نمبروں کے ۲۴ کفر و شرک" میں ان کے شرک و کفر والحاد کو بھی ہم پیش کریں گے۔ خیر! نسیم رحمانی دیوبندی لکھتا ہے کہ "ہمارے اندر شرک و بدعت کی بو بھی نہیں پائی جاتی" جبکہ سرخیل دیوبندیت اشرفعلی تھانوی کے اندر شرک و بدعت دونوں بدرجۂ اتم موجود تھے، جیسا کہ خود اس کا ہی کہنا ہے کہ

"عید کا مصافحہ میں تو کر بھی لیتا ہوں مگر مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی نہیں فرماتے تھے وہ فرماتے تھے کہ بدعت ہے"

(الکلام الحسن جلد دوم، ص ۱۰۵)

معلوم ہوا کہ عید میں مصافحہ رشید احمد گنگوہی کے نزدیک بدعت ہے اور یہ بدعت اشرفعلی تھانوی کرتا تھا، یاد رہے کہ رشید احمد گنگوہی کی اس بات کو کوئی دیوبندی غلط نہیں بتا سکتا کیونکہ رشید احمد گنگوہی "دینِ دیوبندیت" کا بانی ہے اور اس کا فرمان دیوبندیوں کے حق میں علی الاعلان یہ ہے:

"سن لو حق وہی ہے جو رشید احمد کی زبان سے نکلتا ہے"

(تذکرۃ الرشید دوم ص ۱۷)

اور ایک موقع سے رشید احمد گنگوہی کہتا ہے:

"حق تعالیٰ نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے کہ میری زبان سے غلط نہیں نکلوائے گا"

(ارواح ثلٰثہ، ص ۲۳۰)

لٰہذا........ نسیم رحمانی دیوبندی تو بدعت کی "بو" کا انکار کر رہا تھا جبکہ اس کے "دینِ دیوبندیت" کا حکیم الامت اشرفعلی تھانوی خود اپنی ہی شہادت اور رشید احمد گنگوہی کے فرمان سے "بدعتی" ہو گیا تھا۔ بلکہ یہ کہنا غلط نہ ہو گا کہ اشرفعلی تھانوی خاندانی بدعتی تھا کیونکہ بقول اس کے اس کا باپ بھی

بدعتی تھا، چنانچہ اشرفعلی تھانوی کہتا ہے:

"حضرت والد صاحب کا معمول تھا، شاہ ولایت میں عرس کے دن پلاؤ
دیتے تھے۔ ان کے انتقال کے بعد ہم نے بند کر دیا بدعت ہے"

(ملفوظات حکیم الامت، جلد ۱۵ ص ۱۱۰)

محترم قارئین! اشرفعلی تھانوی کے دونوں اقوال سے روزِ روشن کی طرح صاف ہو گیا کہ اشرفعلی اور اس کا باپ دونوں پکّے "بدعتی" تھے۔ اب اگر کوئی دیوبندی یہ کہہ کر گلو خلاصی کی کوشش کرے کہ ایک بدعت کرنے سے کوئی تھوڑی نہ بدعتی ہوتا ہے؟ بدعتی تو وہ ہے جو متعدد بدعات میں ملوث ہو۔ ہم ایسے عقل مند دیوبندی کی چالاکی کا دروازہ بند کیے دیتے ہیں۔ اشرفعلی تھانوی کہتا ہے کہ

"کسی میں بدعتی ہونے کے لیے یہ ضروری تھوڑا ہی ہے کہ اس میں ساری باتیں
بدعت کی ہوں، جیسے کفر کے لیے ایک بات بھی کافی ہے کیا کفر کی ایک بات کرنے
سے کافر نہ ہوگا، اسی طرح ایک بات بدعت کی کرنے سے بھی بدعتی ہوگا"

(ملفوظات حکیم الامت جلد ۸، ص ۵۰)

(بدعت کی حقیقت اور اس کے احکام و مسائل، ص ۶۹)

لیجیے! اب کیا کریں گے بے چارے عقل مند دیوبندی؟ ایک راستہ تھا دفاع کا اسے بھی اشرفعلی نے خود ہی بند کر دیا۔ سرِ دست حال ہی میں مر کر مٹی میں ملنے والا کذابِ اعظم خالد محمود مانچسٹر کا فرمان بھی دیوبندیوں کے لیے کافی اہم ہے، ملاحظہ کر لیں۔ لکھتا ہے:

اب یہ جانتے ہوئے کہ فلاں فلاں اعمال بدعت ہیں اور ان کے کرنے والے بدعتی
ہیں پھر اگر کوئی انہیں سنی کہتا ہے تو کیا اس نے ان تمام بدعات کو سنت نہ کہا اور یہ
کہنا کیا افتراء علی الرسول نہیں؟ افسوس کہ جو لوگ اصلاً بدعتی نہ تھے وہ ان بدعتیوں
کو سنی کہہ کر خود اس الزام کے ملزم ہو گئے"

(بدعت اور اہلِ بدعت اسلام کی نظر میں، ص ۶۳)

خلاصہ یہ کہ جو کسی بدعتی کو سنّی کہتا ہے وہ رسول اللہ ﷺ پر افتراء کرتا ہے اور وہ اصلاً سنی ہوتے ہوئے بھی کسی بدعتی کو سنّی کہنے کی وجہ سے خود بدعتی ہو جاتا ہے۔ اب غور کریں کہ عید میں مصافحہ کرکے اشرفعلی تھانوی بدعتی ہوا اور شاہ ولایت میں عرس کے موقع سے پلاؤ بھیج کر اشرفعلی تھانوی کا باپ بدعتی ہوا اور ان دونوں بدعتیوں کو سنّی کہہ کر ساری ذریتِ دیوبندیت بدعتی ہو گئی کہ نہیں؟ بیشک ہو گئی۔ اسی کو کہتے ہیں قہرِ خداوندی بر فرقۂ دیوبندی، شاید دیوبندیوں کو بدعتی بنانے والے اسی اصول کے پیشِ نظر اشرفعلی تھانوی نے کہا تھا:

"جن مشائخ کو ہمارے علماء بدعتی کہتے ہیں وہ دوسری جگہ وہابی کہلاتے ہیں۔ حضرت مولانا گنگوہی فرمایا کرتے تھے کہ ہمارے یہاں کے بدعتی اور جگہ جاکر وہابی کہلاتے ہیں" (ملفوظات حکیم الامت جلد ۷ ص ۹۴)

اور دنیا بھر میں وہابی کون کہلاتے ہیں یہ اظہر من الشمس ہے۔ لہٰذا ان اقتباسات سے ثابت ہوا کہ نہ صرف اشرفعلی تھانوی اور اس کا باپ بدعتی تھے بلکہ ان دونوں بدعتیوں کو سنّی کہہ کر سارے دیوبندی بدعتی ہو گئے اور قیامت تک خود کو دیوبندی کہنے والے بدعتی ہوتے رہیں گے۔

بہت شور سنتے تھے پہلو میں دل کے

جو چیرا تو اک قطرۂ خون نکلا

امید ہے ابوبکر غازیپوری اور نسیم رحمانی کو اپنے دعوے کی حقیقت کا پتہ چل گیا ہو گا اِن دونوں دیوبندیوں کے ساتھ تمام ذریتِ دینِ دیوبندیت کی خوش فہمی جو دراصل بدفہمی ہے کو مزید ٹھکانے لگانے کے لیے چند حوالے اور پیش کرتا ہوں، ملاحظہ کریں۔ اشرفعلی تھانوی کہتا ہے:

"مولوی سلیمان صاحب واعظ ایک مرتبہ کہہ رہے تھے مثنوی اچھی پڑھتے ہیں۔

بڑے دل لگی باز تھے ایک بار کہتے تھے کہ میں کچھ بدعتی ہوں اور کچھ غیر مقلد "

(ملفوظات حکیم الامت جلد ۱۱ ص ۱۴۱)

دل لگی باز دیوبندی واعظ کی حقیقت بیانی کے کیا کہنے...... واااہ...وااا.... اب ایک اور دیوبندی سے صاف لفظوں میں درونِ خانہ ہونے والی بدعت کا اظہار و اعتراف ملاحظہ کریں۔ عیسیٰ منصوری دیوبندی اپنے ایک مضمون میں لکھتا ہے:

"اب یہاں ہم دیوبندیوں میں ایک بدعت یہ شروع ہو گئی ہے کہ یہ اللہ والے اپنے مدرسے سے تمام فارغ ہونے والوں کو خود ہی بیعت فرما لیتے ہیں کہ ہماری مرغیوں کے انڈے ہم ہی کھائیں" (ماہنامہ الشریعہ، اگست ۲۰۱۱، ص ۳۳)

اب ایک دل دہلا دینے والا حوالہ ملاحظہ کریں۔ یہی عیسیٰ منصوری دیوبندی لکھتا ہے:

"بندہ جب ۱۹۷۵ء میں تبلیغی مرکز کے امام کے طور پر یہاں (لندن) پہنچا تو مرکز پر مسجد و اسلامک سنٹر میں رمضان المبارک میں حضرت شیخ الحدیث کے معمولات کے عنوان سے ایک چارٹ دیکھا۔ انہی دنوں علاقہ میں ایک پاکستانی دوست کے جوان بچے کا حادثہ ہو گیا۔ بندہ چند تبلیغی احباب کے ہمراہ تعزیت کے لیے ان کے ہاں گیا۔ وہاں بہت سے لوگ جمع تھے اور مسجد کے خطیب صاحب، جو بریلوی مکتب فکر کے تھے، تقریر کر رہے تھے۔ شاید ان کی مسجد میں بھی چارٹ بھیجا گیا ہو گا۔ ہمیں دیکھ کر انہوں نے کہنا شروع کیا: ہم نماز کے بعد ذکر جہری کریں تو بدعت اور ان کے شیخ الحدیث کے ہاں روزانہ عصر کے بعد ذکر جہری ہوتا ہے، وہ سنت۔ ہم ختم خواجگان کریں تو بدعت، ان کے شیخ کے ہاں روزانہ ظہر کے بعد ختم خواجگان ہوتا ہے، وہ سنت۔ ہم بزرگوں کی قبروں پہ جائیں تو بدعت، ان کے شیخ، حضرت گنگوہی کی قبر پر دو گھنٹے مراقبہ کریں، وہ سنت۔ ہم کریں تو بدعت، دیوبندی کریں تو

سنت۔ چند دنوں کے بعد ہند و پاک کے متعدد اکابر علماء تشریف لائے۔ ان میں حضرت مفتی زین العابدین بھی تھے۔ بندہ نے اکابر سے اس گفتگو کا تذکرہ کیا تو تقریباً سب ہی نے کہا: ان خطیب صاحب نے کوئی غلط بات تو نہیں کہی"

(ماہنامہ الشریعہ، اگست ۲۰۱۱، ص ۳۱)

عیسیٰ منصوری دیوبندی نے اپنے اس مضمون میں دیوبندیوں کی جو حالت کی ہے اسے اگر ہم ساجد نقشبندی کی زبان میں کہیں تو یہ ہو گا کہ عیسیٰ منصوری دیوبندی نے اس مضمون میں دیوبندیوں کی ماں بہن ایک کر دی ہے۔ اور دیوبندیوں کے تعصب و تغلط کا خوب اظہار کیا ہے۔ اور ثابت کر دیا ہے کہ دینِ دیوبندیت کے متبعین سنت و بدعت کا لیبل منہ دیکھ کر (یعنی اپنا ہے یا بے گانہ یہ دیکھ کر) چسپاں کرتے ہیں۔ فاعل اگر دیوبندی ہے تو بدعت بھی سنت ہو جاتی ہے اور اگر بریلوی ہے تو سنت کو بھی بدعت قرار دے دیا جاتا ہے۔ تبھی تو اشرفعلی تھانوی کو کہنا پڑا تھا کہ

"جو لوگ متبع سنت ہیں اور اپنی ہی جماعت کے ہیں ان کے یہاں بھی بس یہی دو چار چیزیں تو بدعت ہیں جیسے مولد کا قیام، عرس، تیجا، دسواں، اس کے علاوہ جو اور چیزیں بدعت کی ہیں انہیں وہ بھی بدعت نہیں سمجھتے، چاہے وہ بدعت ہونے میں ان سے بھی اشد ہوں، مثلاً بیعت ہی کو دیکھئے جس ہیئت اور جس عقیدہ سے آج کل لوگ اس کو ضروری سمجھتے ہیں وہ بالکل بدعت اور غلط عقیدہ ہے۔ لیکن کسی سے کہیں تو سہی۔ اپنی ہی جماعت کے لوگ مخالفت پر آمادہ ہو جائیں"

(الافاضات الیومیہ حصہ دہم کامل، ص ۱۳)

عیسیٰ منصوری دیوبندی کی طرح اشرفعلی تھانوی نے بھی دیوبندیوں کی ماں بہن ایک کر دی۔ اور ابو بکر غازی پوری و نسیم رحمانی اور ان کے جیسی ذہنیت رکھنے اور دعویٰ کرنے والے دیوبندیوں کی پول کھول کر

رکھ دیا۔ کہ ہم اہلسنت وجماعت (بریلوی) کے معمولات کو توبڑی بے باکی کے ساتھ بدعت کہہ دیتے ہیں مگر خود متعدد بدعات کو دانتوں سے پکڑے ہوئے ہوں تو اسے بدعت کہنا تو دور اسے کوئی بدعت کہہ دے تو بقول اشر فعلی "اپنی ہی جماعت کے لوگ مخالفت پر آمادہ ہو جائیں" .... دیوبندیو! یہ دوہرا معیار، دوہری تلوار کیوں؟ آخر دنیا کو کب تک بے وقوف بناتے پھروگے؟ اگر تم عادل ومنصف ہوتے تو اپنے پرائے کا امتیاز نہ کرتے، اور تم واقعی دیندار ہوتے تو بدعت کو بدعت اور سنت کو سنت ہی کہتے اگرچہ کرنے والا دیوبندی ہو یا بریلوی مگر گھر کی شہادت نے تمہاری بددینی وبددیانتی کی پول کھول کر رکھ دیا ہے۔ رئیس القلم حضرت علامہ ارشد القادری علیہ الرحمہ کی کتاب "زلزلہ" کے جواب میں ایک گمنام دیوبندی نے ایک کتاب بنام "دھماکہ" لکھا اس میں یہی گمنام مصنف یا یوں کہیں کہ ڈرپوک دیوبندی (جس پر علامہ رئیس القلم علیہ الرحمہ کا ایسا رعب و دبدبہ مسلط ہوا کہ مارے ڈر کے کتاب پر اپنا نام تک لکھنے کی ہمت نہیں کر پایا) لکھتا ہے:

"علم و دیانت کا یہ فیصلہ نہیں کہ اپنے بیگانے میں فرق کر کے عبارتوں کے الزامات قائم کیے جائیں" (دھماکہ، ص ۱۲)

باوجود اس کے اپنے بیگانے دیکھ کر سنت وبدعت کا فیصلہ کرنا دیوبندیو! کہاں کی دیانت ہے؟

بہرحال! اب ہم دیوبندیوں کے گھر ہی سے ان کا بدعتی ہونا ثابت کرتے ہیں۔ اوپر آپ نے پڑھ لیا ہے کہ وہابی کی دو شاخیں ہیں ایک غیر مقلد وہابی (اہلِ حدیث) اور دوسرا مقلد وہابی (دیوبندی)، چنانچہ ثناء اللہ امرتسری لکھتا ہے:

"شاہ ولی اللہ صاحب کے شاگردوں کا نام بوجہ تردید رسوم شرکیہ وہابی رکھا گیا۔ آگے چل کر شاہ ولی اللہ کا سلسلہ دو شاخوں میں منقسم ہوا، ایک شاخ حضرت میاں صاحب مولانا سید نذیر حسین مرحوم کی بنی، اور دوسری مولانا احمد علی صاحب سہارنپوری کی۔ مولانا سید نذیر حسین صاحب کے شاگردوں کی شاخ تو اہلِ حدیث

کہلائے اور مولانا احمد علی صاحب کی شاخ میں مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی و مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی بانیانِ مدرسہ دیوبند ہوئے۔ چونکہ ان دونوں شاخوں کا مخرج ایک ہے"

(فتاویٰ ثنائیہ اول ص ۴۱۴)

یہ تو ایک شاخ کی شہادت ہوئی اب ہم دوسری شاخ کے حوالے پیش کرتے ہیں۔ چنانچہ دینِ دیوبندیت کا غوث الاعظم رشید احمد گنگوہی لکھتا ہے:

"عقائد میں سب متحد مقلد غیر مقلد ہیں البتہ اعمال میں مختلف ہیں"

(فتاویٰ رشیدیہ ص ۹۲)

نیز لکھتا ہے: "وہابی متبع سنت اور دیندار کو کہتے ہیں" (فتاویٰ رشیدیہ ص ۳۵۰)

اور دیوبندیوں کا مفتیٔ اعظم کفایت اللہ دہلوی دیوبندی لکھتا ہے:

"اہلحدیث مسلمان ہیں اور اہلِ سنت میں داخل ہیں" (کفایت المفتی اول ص ۳۲۳)

اس کے علاوہ محمود ندوی کیرانوی لکھتا ہے:

"سنّی صحیح العقیدہ (یعنی دیوبندی اہلحدیث وغیرہ) کے یہاں۔۔الخ" (بریلویت کی خانہ تلاشی، ص ۸۰)

اور اشرفعلی تھانوی کہتا ہے:

"میں تو کہا کرتا ہوں اگر میرے پاس دس ہزار روپیہ ہو سب کی تنخواہ کر دوں پھر دیکھو خود ہی سب وہابی بن جاویں" (ملفوظات حکیم الامت جلد ۲ ص ۲۴۹)

ان حوالہ جات واقتباسات سے صاف ہو گیا کہ وہابی کی دو قسمیں ہیں، پہلا غیر مقلد وہابی یعنی اہلِ حدیث اور دوسرا مقلد وہابی یعنی دیوبندی، اور یہ بھی معلوم ہو گیا کہ عقائد میں دونوں ایک ہیں اگرچہ اعمال مختلف ہیں۔ اور دونوں فرقہ بقول کفایت اللہ دہلوی و محمود ندوی اہلِ سنت ہیں۔ اب غیر مقلد وہابی اپنی دوسری شاخ یعنی مقلد وہابی کے بارے میں کیا کہتے ہیں ملاحظہ فرمائیں۔ غیر مقلدین کے محقق زبیر علی

زئی جو رشتے میں دیوبندیوں کا بہنوئی بھی ہے، جیسا کہ نثار احمد الحسینی لکھتا ہے کہ

"زبیر علی زئی نے ایک حنفی، دیوبندی تبلیغی گھرانہ سے شادی بھی کرلی"

(تناقضات زبیر علی زئی، ص۱۸)

دیوبندیوں کا یہ بہنوئی زبیر علی زئی لکھتا ہے:

"دیوبندی فرقہ بدعتی فرقہ ہے" (بدعتی کے پیچھے نماز کا حکم، ص۲۶)

محترم قارئین! یہ کتاب "بدعتی کے پیچھے نماز کا حکم" زبیر علی زئی نے اپنے دیوبندی بھائیوں ہی کے متعلق لکھا ہے جس میں دیوبندیوں کو اپنا سمجھ کر ان کے پیچھے نماز پڑھنے والے غیر مقلدین کے لیے دیوبندیوں کی حقیقت بیان کرتے ہوئے انہیں بدعتی ثابت کیا ہے اور ان کی اقتدا میں نماز پڑھنے سے منع کیا ہے۔ اسی کتاب میں ایک مقام پر لکھتا ہے:

"دیوبندی حضرات اہلِ بدعت ہیں اور جہمیہ کی طرح ان کی بدعت شدید اور خطرناک ہے"

(بدعتی کے پیچھے نماز کا حکم، ص۳۰)

اب تو دیوبندیوں کو ان کا ہم عقیدہ بھی "اہلِ بدعت" اور "بدعتی" کہنے لگے۔ اور ان کی بدعات کو فرقۂ جہمیہ کی طرح شدید و خطرناک بتا کر ان کی اقتداء میں نماز پڑھنے سے منع کرنے لگے ہیں۔ لہٰذا اب ہم دیوبندیوں کو "اہلِ بدعت" اور "بدعتی" کہیں گے۔ اہلِ بدعت دیوبندیوں کی ایک خصلتِ بدیہ بھی ہے کہ ہم اہلسنّت وجماعت (بریلوی) کے معمولات کو بدعت ثابت کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑتے، جونہی اپنی وضع کے خلاف ہمارے معمولات کو دیکھا فوراً اسے "بدعت" قرار دے دیتے ہیں، یہ مرضِ مہلک ان بدعتی دیوبندیوں میں اس شدت کے ساتھ پایا جاتا ہے کہ اشرفعلی تھانوی کو بھی نصیحت کرنے کی ضرورت پڑ گئی، چنانچہ اشرفعلی تھانوی کہتا ہے:

"بدعتی کہہ دینا سخت بات ہے، عام عادت ہو گئی ہے جو کہ اپنی وضع کے خلاف ہوا اس کو بدعتی سمجھ لیا ایسا ہر گز نہ چاہیئے" (ملفوظات حکیم الامت، جلد۹ ص۲۱۶)

حتّٰی کہ رشید احمد گنگوہی جیسے متشدد شخص کو جو کہ خود جب تک زندہ رہا معمولات اہلسنت پر اپنے پیر و مرشد اور اپنے اعلیٰ حضرت (حاجی امداداللہ مہاجر مکی) کو عامل ہونے کے باوجود بدعت بدعت کی رٹ لگاتا رہا، یہ بھی اپنے بدعتی دیوبندیوں کی اس عادتِ بد پر خود کو خاموش نہ رکھ سکا اور بالآخر بول پڑا، جیسا کہ بدر عالم دیوبندی لکھتا ہے:

"مولانا گنگوہی نے کسی موقع پر فرمایا تھا اور بالکل بجا فرمایا تھا کہ تشدد سے اصلاح نہیں ہوتی، بدعت کو بدعت نہ کہنا اگر غلطی ہے تو غیر بدعت کو بدعت بنا دینا بھی بہت غلط ہے" (ماہنامہ الشریعہ اپریل ۲۰۱۲ء ص ۶/۷)

مگر کون بدعتی دیوبندی ہے جو اس غلط کام کو شد و مد کے ساتھ نہیں کرتے؟ شاید کوئی نہیں۔ اب دینِ دیوبندیت کا ایک اور فرقہ جسے مماتی کا نام دیا گیا ہے، اس کا ایک فرد اپنی کتاب میں لکھتا ہے:

"اس میں بیسیوں حضرات کے اسمائے گرامی ہیں کہ باوجود دارالعلوم دیوبند سے فراغت کے توحید و سنت کا نام لینے کی توفیق نہیں ہوئی۔ اور ساری زندگی شرکیات و بدعات کی سرپرستی کرتے رہے" (اکابر کا باغی کون؟ ص ۱۰)

دیکھا آپ نے؟ یہ حالت ہے ان اہلِ بدعت دیوبندیوں کی بالخصوص فارغینِ دارالعلوم دیوبند کی کہ توحید و سنت کا نام لینے تک کی توفیق نہیں مگر ساری زندگی شرکیات و بدعات کی سرپرستی کرتے رہتے ہیں۔ باوجود اس کے ان کی سفید پوشی اور دینداری پر حرف نہیں آتا۔ اور حیرت تو اس پر ہے کہ ان دیوبندی بدعتیوں کو اپنے گھر کی یہ خرافات و بدعات نظر نہیں آتی ہیں۔

یوسف لدھیانوی لکھتا ہے:

" عملی بدعت یہ (ہے) کہ کسی عقیدے میں تو تبدیلی نہ ہو مگر بعض اعمال ایسے اختیار کئے جائیں جو سلف صالحین سے منقول نہیں"

(اختلاف امت اور صراط مستقیم، ص ۹۴)

معلوم ہوا کہ **سلف صالحین سے جو اعمال منقول نہیں انہیں کرنا بدعت ہے**۔ اس اصول کو سامنے رکھ کر اب ہم تمام اہلِ بدعت دیوبندیوں سے پوچھنا چاہتے ہیں کہ

(۱) علماء اہلِ بدعت دیوبندی اپنی محافل و مجالس کے اختتام پر جو طویل دعا کرتے ہیں .... کیا وہ بدعت نہیں؟

(۲) امام حرم کی آمد سے قبل بذریعۂ اشتہار اس کی امامت و دعا کا اعلان کروانا..... کیا یہ بدعت نہیں؟

(۳) مدارس میں تکمیل حفظ و قرأت، عالمیت و فضیلت وغیرہ پر تقسیم اسناد و دستار کرنا...... کیا یہ بدعت نہیں؟

(۴) دیوبند کے جشنِ صد سالہ میں پروگرام بنا کر بذریعۂ اشتہار اعلان کیا گیا کہ ۷۰ منٹ یعنی ایک گھنٹہ دس منٹ دعا ہوگی اور حضرت جی دعا کرائیں گے (الکلام البلیغ، ص ۱۹۹)..... کیا یہ بدعت نہیں؟

(۵) مشہور دیوبندی نعرہ " خلافت راشدہ : حق چار یار (مجلہ صفدر، اگست / ستمبر، ۲۰۱۹ ص ۳۰) .... کیا یہ بدعت نہیں؟

(۶) مسجد کی زمین میں اس سے متصل وضو خانہ بنانا......... کیا یہ بدعت نہیں؟

(۷) وضو بدھنا (لوٹا) کے بجائے نل سے کرنا........ کیا یہ بدعت نہیں؟

(۸) مسجد میں اے سی، پنکھے وغیرہ اپنے آرام کے لیے لگانا، لگوانا........ کیا یہ بدعت نہیں؟

(۹) مسجد میں نقش و نگار کروانا......... کیا یہ بدعت نہیں؟

(۱۰) مسجد کی فرش پر بیش قیمت پتھر لگوانا...... کیا یہ بدعت نہیں؟

(۱۱) مسجد کی دیواروں پر قرآنی آیات واحادیث لکھوانا........ کیا یہ بدعت نہیں؟

(۱۲) مروجہ عید گاہ بنانا...... اور اس میں خطبہ کے لیے ممبر بنانا......... کیا یہ بدعت نہیں؟

(۱۳) عید گاہ کے لیے چندہ وصول کرنا....... کیا یہ بدعت نہیں؟

(۱۴)مسجد میں تبلیغیوں کا کھانا بنانا........ کیا یہ بدعت نہیں؟

(۱۵)سیرت کے جلسوں کا اہتمام اور تاریخ کا تعین کرنا..... کیا یہ بدعت نہیں؟

(۱۶)خطیب وواعظ کے لیے عالیشان اسٹیج اور اس پر کرسی کا اہتمام کرنا..... کیا یہ بدعت نہیں؟

(۱۷)جلسوں کے لیے چندہ کرنا اور مسجد میں جمعہ وغیر جمعہ کو چندہ کرنا.... کیا یہ بدعت نہیں؟

(۱۸)چندے کے دھندے کے لیے گاؤں گاؤں شہر شہر پھرنا..... کیا یہ بدعت نہیں؟

(۱۹)چندے کے لیے رسید کا لینا دینا اس کا چھپوانا...... کیا یہ بدعت نہیں؟

(۲۰)سفیر کا چندہ پر کمیشن مقرر کرنا، اور کمیشن کی لین دین..... کیا یہ بدعت نہیں؟

(۲۱)وعظ کے لیے جمعہ کا دن مقرر کرنا اور اس کا پابندی سے التزام کرنا... کیا یہ بدعت نہیں؟

(۲۲)عصر کی نماز کے بعد مساجد میں فضائل اعمال کا درس پابندی سے دینا.... کیا یہ بدعت نہیں؟

(۲۳)ہر سال سالانہ جلسے اہتمام کے ساتھ کرنا............ کیا یہ بدعت نہیں؟

(۲۴)اذان کے بعد پندرہ منٹ آدھے گھنٹے جماعت تک وقفہ مقرر کرنا اور کمی بیشی پر مطعون کرنا... کیا یہ بدعت نہیں؟........ کیا ان اعمال کو سلف صالحین نے کیا؟؟

۲۴ نمبروں کی ان ۲۴ بدعات کو پڑھنے کے بعد اہلِ بدعت دیوبندیوں کے ذہن میں بطورِ جواب ضرور یہ بات آرہی ہوگی کہ ہم ان امور کو دین کا کام یا ثواب سمجھ کر نہیں کرتے (جیسا کہ اکثر بدعتی دیوبندی اپنی بدعات سے نظر چُراتے ہوئے سوشل میڈیا پر بھی یہ جواب دیتے ہیں) اس لیے یہ تمام امور بدعت کے زمرے سے باہر ہے۔ حالانکہ ایسا خیال یا ایسا جواب محض خود کو بے وقوف بنانے اور گھر کی کتابوں سے ناواقفیت کے علاوہ کچھ نہیں۔ کیونکہ ان بدعتی دیوبندیوں کے نزدیک صرف وہی کام بدعت نہیں ہے جو دین کا کام یا ثواب سمجھ کر کیا جائے بلکہ کسی کام کو "ضروری سمجھ کر کرنا بھی بدعت ہے" (حوالہ آگے آرہا ہے) تو اب غور کریں کہ اوپر مذکور ۲۴ کارہائے نمایاں کیا اہلِ بدعت دیوبندی ضروری سمجھ کر نہیں کرتے؟ بیشک ضروری ہی جان کر ان امور کو انجام دیتے ہیں۔ اور اگر یہ اہلِ

بدعت دیوبندی یہ بہانہ کرکے گلوخلاصی کی کوشش کرے کہ یہ کام تو ہم رسماً کرتے ہیں دین کا کام یا ضروری نہیں سمجھتے، تو پھر ہمارا جواب ہو گا کہ اگر تم رسماً بھی کرتے ہو تب بھی بدعتی بنتے ہو کیونکہ تمہارے دینِ دیوبندیت میں "رسم و رواج کے طور پر بھی کوئی کام کرنا بدعت ہے" (حوالہ آئندہ صفحات پر آئے گا) اور اپنے امام الطائفہ اسمٰعیل قتیل کا یہ فرمان بھی اپنے ذہن و دل کے تنگ و تاریک خانوں میں نقش کرلو کہ وہ لکھتا ہے:

"معلوم ہونا چاہیئے کہ قرونِ ثلاثہ کے بعد کسی چیز کا محض رواج پا جانا اس چیز کو بدعت کے زمرے سے خارج نہیں کرتا" (بدعت کی حقیقت، ص ۱۳۰)

ممکن ہے اس کے بعد اہلِ بدعت دیوبندی یہ کہہ کر بھاگنے کے فراق میں ہو کہ نہیں صاحب! ہم تو ان امور کو دین وثواب کا کام سمجھتے ہیں نہ رسم و رواج بلکہ یونہی کرتے ہیں۔ تو بھی اہلِ بدعت دیوبندیوں کی خیر نہیں، کیونکہ اگر یہ بات تسلیم بھی کرلی جائے کہ دین کا کام نہیں سمجھتے یا ثواب کا کام نہیں سمجھتے اور نہ ہی رسم و رواج سمجھتے ہو تو پھر اسراف لازم آتا ہے ، اور اسراف کرکے اِنَّ الْمُبَذِّرِيْنَ كَانُوْٓا اِخْوَانَ الشَّيٰطِيْنِ کا سہرا یہ اپنے ماتھے پر سجالیتے ہیں۔

یہاں ہم تمام اہلِ بدعت دیوبندیوں کو ان کے امامِ اہلِ بدعت سرفراز گکھڑوی سے بھی کچھ کہلوا دیتے ہیں تاکہ اوپر کی ۲۴ بدعات کی حیثیت و اہمیت سمجھنے میں آسانی رہے۔ وہ لکھتا ہے:

"شرعی بدعت وہ ہے کو قرونِ ثلاثہ کے بعد پیدا ہوئی ہو اور اس پر قولاً فعلاً، صراحۃً اور اشارۃً کسی طرح بھی شارع کی طرف سے اجازت موجود نہ ہو یہی وہ بدعت ہے جس کو بدعت ضلالہ اور بدعت قبیحہ اور بدعت سیئہ سے تعبیر کیا جاتا ہے"

(راہ سنت، ص ۹۸)

نیز یہی امام اہلِ بدعت لکھتا ہے:

"جس چیز کا محرک اور داعیہ اور سبب آنحضرت ﷺ کے زمانۂ مبارک میں موجود تھا مگر آپ نے وہ دینی کام نہیں کیا اور حضرات صحابۂ کرام اور تابعین و تبع تابعین نے بھی باوجود کمال عشق و محبت اور محرکات و اسباب کے نہیں کیا تو وہ کام بدعت قبیحہ اور بدعت سیئہ اور بدعت شرعیہ کہلائے گا جو ہر حالت میں مذموم اور ضلالت و گمراہی ہوگا"

(راہ سنت، ص ۱۰۰)

بدعتیو! محافل و مجالس آپ ﷺ کے زمانۂ مبارک میں بھی ہوتی تھیں مگر اختتام پر اس قدر طویل دعائیں جس ہیئت سے تم یا تمہارے علماء کرتے ہیں کبھی ان حضرات نے کیں؟ کبھی بھی کسی بزرگ ہستی کی آمد پر بلکہ خود رسول اللہ ﷺ کی آمد پر نماز و دعا کا کہیں اعلان کیا گیا؟ کسی قسم کے حصولِ فن و کمال پر کسی کو اسناد و دستار جس ہیئت سے تمہارے مدارس میں دیئے جاتے ہیں قرونِ ثلاثہ میں دیا گیا؟ کسی اہم کام کے سو سال ہونے پر کبھی بھی جشن صد سالہ منایا گیا؟ خلافت راشدہ حق چار یار کا نعرہ ایجاد کیا کسی نے؟ قرونِ ثلاثہ میں مساجد سے متصل کہیں وضو خانہ بنایا گیا؟ وضو بدھنا (لوٹا) کے بجائے نل سے بنایا گیا؟ مساجد میں اپنے آرام و سکون کا سامان جس طرح تمہاری مساجد میں پنکھے اے سی اور حاجت سے زائد روشنی جیسا کہ تمہاری مساجد میں ہوتی ہیں اس زمانہ میں کی گئی؟ مساجد میں نقش و نگار بیش قیمت پتھر فرش میں لگائے گئے؟ مساجد کی دیواروں پر آیات و احادیث لکھوائی گئی؟ کیا قرونِ ثلاثہ میں کہیں عید گاہ کی تعمیر کی گئی؟ اس کے لیے چندے کئے کسی نے؟ کیا کبھی کسی نے مسجد میں کھانا بنایا؟ کسی مجلس کے لیے بالاہتمام تاریخ و وقت کا تعین کیا گیا؟ خطیب و واعظ کے لیے عالیشان اسٹیج اور اس پر کرسی کا انتظام کیا گیا؟ کبھی کسی مجلس و محفل کے انعقاد کے لیے لوگوں سے چندے کی

وصولی کی گئی؟ کیا کبھی چندہ کے لیے آپ ﷺ کے مبارک زمانہ میں گلی گلی شہر شہر گھومنے کے لیے سفیر کا انتخاب کیا گیا؟ سفیر، رسید اور چندہ پر کمیشن کا کام بھی کسی نے کیا؟ ہر جمعہ خطبہ سے پہلے کا وقت تقریر کے لیے کسی نے مقرر کیا؟ بعد نماز عصر اس زمانے میں کوئی کتاب بالخصوص پڑھی جاتی تھی؟ ان حضرات نے بھی کبھی کسی قسم کا سالانہ منایا؟ قرونِ ثلاثہ میں اذان سے لے کر جماعت تک کا وقت پندرہ منٹ اور آدھے گھنٹے مقرر کیے گئے؟ نہیں ہر گز نہیں۔ تو پھر تم اور تمہارے علماء ان کام کو اس پابندی کے ساتھ کیوں کرتے ہیں؟ کیا دین و شریعت کو صحابۂ کرام علیہم الرضوان اور تابعین و تبع تابعین علیہم الرحمہ سے زیادہ تمہارے یہ بدعتی علماء جانتے ہیں؟ جب سلف صالحین نے ان امور کو انجام نہیں دیا اور ان کے نہ کرنے سے کام بدعت ہو جاتا ہے تو تمہارے مذکورہ معمولات بدعت کیوں نہیں؟ ساری مہربانیاں میلاد و قیام، عرس و چالیسواں اور نیاز و فاتحہ وغیرہ ہی پر کیوں؟ اپنے کام کب دیکھو گے؟ اب گھر کی کتاب کی یہ عبارت سامنے رکھو اور اپنے انجام پر غور کرو:

> "بہر حال! بدعت ایک ایسا خبیث عمل ہے کہ اس کا مرتکب عین موت کے وقت شیطان کی آخری واردات کا شکار ہو جاتا ہے اور بسا اوقات معاملہ یہاں تک بڑھ جاتا ہے کہ اس کی موت کفر پر ہوتی ہے"

(بدعت اور اہلِ بدعت اسلام کی نظر میں، ص ۱۰۲)

اس لیے تمام منصف اور صاف دل دیوبندیوں سے عرض ہے کہ اگر ایمان کی حفاظت اور خاتمہ بالخیر چاہتے ہو تو آج ابھی اور اسی وقت دیوبندیت کو خیر باد کہہ دو اور اس سے توبہ کر کے اہلسنت وجماعت میں داخل ہو جاؤ.... اللہ جل شانہٗ توفیق عطا فرمائے۔ آمین

دعا گو

بدعت نمبر ۱

غیر مسنون کو از خود مسنون قرار دینا

تقی عثمانی اپنے ایک خطاب میں کہتا ہے:

"شریعت کی اصطلاح میں ہر نئی چیز کو بدعت نہیں کہتے، بلکہ بدعت کے معنی یہ ہیں کہ دین میں کوئی نیا طریقہ نکالنا، اور اس طریقہ کو از خود مستحب یا لازم یا مسنون قرار دینا، جس کو نبی کریم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم اور خلفاء راشدین نے مسنون قرار نہیں دیا، اس کو بدعت کہیں گے" (اصلاحی خطبات اول ص ۲۲۷/۲۲۸)

معلوم ہوا کہ جس کام کو رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم اور خلفاء راشدین نے مسنون (سنت) قرار نہیں دیا اسے از خود مسنون قرار دیا جائے تو اسے بدعت کہیں گے۔ اس اصول کو ذہن میں رکھیں اور دینِ دیوبندیت کے حکیم الامت اشرفعلی تھانوی کی یہ تحریر دیکھیں، لکھتا ہے:

"بعد نماز عید کے (یا بعد خطبہ کے) دعا مانگنا، گو نبی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم اور ان کے صحابہ و تابعین اور تبع تابعین رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے منقول نہیں مگر چونکہ ہر نماز کے بعد دعا مانگنا مسنون ہے اس لیے بعد نماز عیدین بھی دعا مانگنا مسنون ہو گا"

(بہشتی زیور، گیارہواں حصہ ص ۶۹۲)

یہاں اشرفعلی نے اقرار کیا ہے کہ عیدین کے بعد کی دعا رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم اور صحابہ تابعین و تبع تابعین رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین سے منقول نہیں ہے، پھر بھی اسے مسنون قرار دیا ہے۔ جو بقولِ تقی عثمانی بدعت ہے۔ معین الحق دیوبندی لکھتا ہے:

"عیدین میں نماز سے متصل بعد اجتماعی دعا مسنون ہے"

(اشرف الفتاویٰ، ص ۱۵۱)

بقول تھانوی جب یہ منقول ہی نہیں تو مسنون کیسے ہو گئی؟ یہ تو تقی عثمانی کے فرمان کے مطابق بدعت ہے۔ اور احمد خانپوری دیوبندی لکھتا ہے:

" نماز عید یا خطبہ کے بعد دعا کے سلسلہ میں پوچھے گئے سوال کے جواب میں حضرت حکیم الامت تحریر فرماتے ہیں "واقعی بعد نمازِ عید یا خطبہ دعا مانگنا بالخصوص منقول تو نہیں دیکھا گیا اور دعوتھم سے استدلال ناتمام ہے"

(محمود الفتاویٰ جلد سوم ص ۳۳۰)

غور کریں عید کی نماز کے بعد دعا کرنا کہیں منقول نہیں دیکھا گیا اور "**دعوتھم** " سے استدلال بھی درست نہیں ہے باوجود اس کے دیوبندی اکابرین نے سنت قرار دیا ہے۔ جیسا کہ احمد خانپوری لکھتا ہے:

"دیکھئے نماز عید کے بعد کی دعا کے سلسلہ میں کوئی صریح نقل نبی کریم ﷺ اور صحابہ و تابعین سے نہ ہونے کے باوجود ہمارے اکابر اس دعا کو سنت تحریر فرماتے ہیں"(محمود الفتاویٰ جلد سوم ص ۳۳۱)

اور اس کے بعد احمد خانپوری نے اپنے اکابر کے فتاویٰ کی کتابوں کے نام مع جلد و صفحہ نمبر لکھا ہے وہ نام یہ ہیں، ملاحظہ کریں۔

کفایت المفتی، امداد الاحکام، فتاویٰ دار العلوم، فتاویٰ محمودیہ قدیم، خیر الفتاویٰ، آپ کے مسائل اور ان کا حل، امداد الفتاویٰ، احسن الفتاویٰ، فتاویٰ سنگرہ، امداد المفتیین، عزیز الفتاویٰ اور فتاویٰ رحیمیہ۔ یعنی ان کتبِ فتاویٰ میں عید کے بعد دعا کو دیوبندی اکابرین نے سنت لکھا ہے۔ یہاں مناظر اہلسنت حضرت علامہ مفتی محمد اختر رضا خان مصباحی مجددی اطال اللہ عمرہ کی لاجواب کتاب "**بدعات وہابیہ کا علمی و تحقیقی محاسبہ** "کی ایک زبردست بحث افادۂ عام کے لیے من و عن نقل کرتا ہوں،

مفتی صاحب قبلہ اطال اللہ عمرہ تحریر فرماتے ہیں کہ

"اشرفعلی تھانوی دیوبندی صاحب نے صاف لکھا کہ مذکورہ عمل " منقول نہیں مگر چونکہ ہر نماز کے بعد دعا مانگنا مسنون ہے اس لیے بعد نماز عیدین بھی دعا مانگنا مسنون ہو گا۔" (بہشتی زیور) دارالعلوم دیوبند کے فتوے کے مطابق "احادیث میں بھی مطلقاً نمازوں کے بعد دعا مانگنا ثابت ہے اس میں عیدین کی نماز بھی داخل ہے " (عبقات) تو اب ہم کہتے ہیں کہ اسی اصول کے مطابق بعد نماز جنازہ کی دعا بھی ثابت ہوئی کہ نہیں ؟ جب بقول علماء دیوبند کے مطلقاً نمازوں کے بعد دعا والی احادیث میں عیدین کی نماز کی دعا بھی داخل ہے تو پھر نماز جنازہ اس مطلق سے کیوں کر خارج ہے ؟ لہٰذا علماء دیوبند کے استدلال سے بعد نماز جنازہ دعا کرنا بھی مستحب ٹھہرا۔ لیکن نماز جنازہ کے بعد دعا کے بارے میں تو دیوبندی مکتبۂ فکر کے حضرات اس قدر متشدد ہیں کہ دعا کرنے والوں سے جھگڑے کرتے ہیں، دعا کے موقع پر جان بوجھ کر دنیاوی باتوں میں مشغول ہو جاتے ہیں اور دوسروں کو بھی مشغول رکھتے ہیں کہ کہیں دعا میں شریک نہ ہو جائیں۔ لاحول ولا قوۃ الا باللہ

پھر لطف کی بات یہ ہے کہ نماز جنازہ کے بعد دعا کے بارے میں تو دیوبندی حضرات یہ کہتے ہیں کہ یہ عمل نبی پاک ﷺ صحابہ، تابعین و تبع تابعین سے منقول نہیں اس لیے بدعت ہے لیکن عیدین کے بعد دعا کے بارے میں باوجود اس اقرار کے کہ یہ منقول نہیں اپنے اس عمل کو جائز و مستحب بناتے ہیں۔ یہاں منقول نہ ہونے کو بدعت نہیں کہتے، یہ علماء دیوبند کا بدترین تضاد نہیں تو اور کیا ہے ؟

پھر دارالعلوم دیوبند کے مفتی صاحبان کے مطابق " احادیث سے سب نمازوں کے بعد دعا ہونا ثابت ہے بس اس کو بھی اس پر محمول کیا جائے گا کیونکہ جب کلیۃ

استحباب، دعا بعد صلوٰۃ کے ثابت ہو گیا تو اب یہ ضروری نہیں کہ ہر ہر نماز کے بعد تصریح وارد ہو" (عبقات) تو جناب جب یہ ضروری نہیں تو پھر نماز جنازہ کے بعد دعا کی تصریح کیوں ضروری ٹھہری؟

آخر علماء دیوبند کو اس طریقۂ استدلال کا حق کس نے دیا کہ جس اصولوں سے وہ دعا بعد عیدین کو جائز و مستحب قرار دیتے نظر آتے ہیں انھیں اصولوں کو نماز جنازہ کے بعد والی دعا کے جواز کے حق میں مسترد کر دیتے ہیں؟ کیا یہ بقول مولوی سرفراز صفدر دیوبندی "منصب تشریع پر دست اندازی" نہیں ہے؟

ثابت ہوا کہ علماء دیوبند کا یہ بدلتا ہوا رنگ دراصل اپنے اور بیگانے کے فرق کا ہی نتیجہ ہے کہ خود ہی اصول گھڑیں کبھی اس کو قبول کریں تو کبھی مردود کریں۔ خود پر آئے تو مستحب و مسنون جانیں اور دوسروں کی بات آئے تو بدعت و ممنوع کہیں۔ کیا یہ شریعت مطہرہ کے ساتھ ایک بھونڈا مذاق نہیں ہے؟"

(بدعات وہابیہ کا علمی و تحقیقی محاسبہ، ص۲۸/۲۷)

کاش! دیوبندیوں کو مفتی صاحب قبلہ کی بات سمجھ میں آجائے۔

بہر حال! معلوم ہوا ان تمام حوالہ جات سے کہ عید کی نماز کے بعد دعا کر کے پوری ذریتِ دینِ دیوبندیت ہر سال بلاناغہ اجتماعی طور پر بالاہتمام والتزام اس بدعت کا ارتکاب کر کے ہر عید میں نئے سرے سے "بدعتی" بنتی رہتی ہے۔ مگر اپنی یہ بدعت کسی ایک دیوبندی کو بھی نظر نہیں آتی ہے۔ اس لیے عرض کیا ہے کہ

گریباں میں اپنے ذرا جھانک لے تو
مجھے آئینہ یوں دکھانے سے پہلے

بدعت نمبر ۲

عید کے دن مصافحہ و معانقہ کرنا

رشید احمد گنگوہی لکھتا ہے:

"عیدین کے بعد مصافحہ اور معانقہ بخصوصیت کرنا بھی بدعت ہے"

(باقیات فتاویٰ رشیدیہ، ص ۲۲۲)

یہی رشید احمد اور ایک جگہ لکھتا ہے:

"عیدین میں معانقہ کرنا بدعت ہے"

(تالیفات رشیدیہ، ص ۱۳۸ / فتاویٰ رشیدیہ، ص ۱۵۷)

اور محمود حسن دیوبندی لکھتا ہے:

"جی ہاں! بعض جگہ عید کے دن مصافحہ کرنے کا رواج ہے یہ ٹھیک نہیں ہے، یہ بدعت اور مکروہ ہے" (فتاویٰ محمودیہ سوم ص ۱۴۶)

اب اشرفعلی تھانوی کی بھی سن لیں، کہتا ہے:

"عید کا مصافحہ میں تو کر بھی لیتا ہوں مگر مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی نہیں فرماتے تھے وہ فرماتے تھے کہ بدعت ہے" (الکلام الحسن جلد دوم، ص ۱۰۵)

اور اس طرح عیدین میں مصافحہ معانقہ کر کے ہر سال دیوبندی ذریت بدعتی بنتی رہتی ہے، مجال ہے کہ کسی دیوبندی عالم نے عملی طور پر اسے منع کیا ہو؟ کیسے منع کرے؟ عید کے دن مصافحہ و معانقہ کے بہانے ائمہ و علماء کی پاکٹ جو گرم ہوتی ہیں۔

بدعت نمبر ۳

عرس میں شرکت کرنا

تقی عثمانی لکھتا ہے:

"عرس اور برسی کی شریعت میں کوئی اصل نہیں ہے، یہ سب انسانوں کی ایجاد کردہ بدعات ہیں، جن سے پرہیز لازم (فتاویٰ عثمانی اول ص ۱۰۸)

محمود حسن سے سوال ہوا کہ

"سوال: آج کل جس طرح بزرگوں کا عرس ہوتا ہے اس کی شرعاً کیا حیثیت ہے؟

جواب: بدعت اور ممنوع ہے" (فتاویٰ محمودیہ جلد سوم ص ۲۲۴)

ایک اور دیوبندی لکھتا ہے:

"براہین قاطعہ سے ثابت ہو گیا کہ مروجہ محافل میلاد اور عرس بدعت ہے"

(مجلہ صفدر، شمارہ ۱۱۹، مارچ اپریل ۲۰۲۰ء)

اور دین دیوبندیت کے غوث الاعظم رشید احمد گنگوہی سے سوال کیا گیا:

"جناب مولانا فضل الرحمٰن صاحب کا عرس گنج مرادآباد میں ہر سال تاریخ معینہ پر ہوتا ہے بذریعۂ اشتہار تاریخ عرس تشہیر بھی کی جاتی ہے خاص مریدان سلسلہ کو بذریعہ خطوط اطلاع دی جاتی ہے تاریخ معینہ پر لوگوں کا اجتماع ہو کر قرآن خوانی ہوتی ہے اور ایصال ثواب کیا جاتا ہے قوالی راگ سماع مزامیر و دیگر خرافات وغیرہ روشنی بھی نہیں ہوتی ہے امیدوار ہوں کہ جواب باصواب مرحمت فرماویں"

(فتاویٰ رشیدیہ، ص ۲۷۴)

قارئین کرام! سوال ایک بار اور بغور پڑھیں اور دیکھیں کہ کتنے صاف لفظوں میں قوالی راگ سماع مزامیر اور خرافات یہاں تک کہ روشنی کا بھی اہتمام نہیں کیا جاتا ہے صرف قرآن خوانی ہوتی ہے اور ایصالِ ثواب کیا جاتا ہے۔ مگر رشید احمد گنگوہی کی تنگ نظری اور اولیاء اللہ سے دشمنی دیکھیں کہ لکھتا ہے یہ بدعت اور گناہ ہے۔ اصل جواب ملاحظہ کریں:

جواب: عرس کا التزام کرے یا نہ کرے بدعت اور نادرست ہے تعین تاریخ سے قبروں پر اجتماع کرنا گناہ ہے خواہ اور لغویات ہوں یا نہ ہوں"

(فتاویٰ رشیدیہ، ص ۲۷۴)

اب طیب قاسمی کی یہ بات ملاحظہ کریں، کہتا ہے:

ہمارے دالعلوم دیوبند کے سب سے بڑے مفتی، مولانا مفتی عزیز الرحمٰن صاحب، یہ نقشبندیہ خاندان کے بزرگ تھے، ہر سال سرہند شریف عرس میں جاتے تھے اور دیوبند والا کوئی انہیں نہیں روکتا تھا"

(خطبات حکیم الاسلام جلد ۷ ص ۲۱۹)

کیوں کوئی روکے گا؟ یہ کوئی بریلوی تھوڑا ہی ہے؟ بدعت تو بریلویوں کے لیے ہے دیوبندیوں کے لیے تو یہ سنت ہے (جیسا کہ لندن میں ایک بریلوی خطیب صاحب نے فرمایا تھا جن کے فرمان کی تصدیق و تائید اکابر علماء دیوبند نے بھی کر دی) تو پھر بھلا کوئی دیوبندی عزیز الرحمٰن کو عرس میں جانے سے کیوں روکے گا؟ لیکن دیوبندی بدعتیو! اشرفعلی تھانوی کیا کہہ رہا ہے یہ بھی سن لو؟ کہتا ہے:

"عرسوں کی طرف رنڈی بھڑوں کو زیادہ میلان ہوتا ہے بڑے شوق سے پہنچتے ہیں"

(ملفوظات حکیم الامت جلد ۱۷، ص ۱۰۶)

مگر تھانوی بھول گیا انہیں رنڈی بھڑوں کی قطار میں اس کا باپ بھی کھڑا ہے کیونکہ وہ بھی شاہ ولایت

عرس کے دن پلاؤ دیتا تھا اور یہ اس کا معمول تھا۔ خیر ہمیں اس سے کیا مطلب یہ دیوبندیوں کا اپنا ذاتی معاملہ ہے جسے جو چاہے بنالے۔

بدعت نمبر ۴

عید میلاد النبی ﷺ کے نام سے جلسہ کرنا

کفایت اللہ دہلوی لکھتا ہے:

"عید میلاد النبی کے نام سے جلسہ کرنا بدعت ہے" (کفایت المفتی اول ص ۱۵۳)

شاید یہی وجہ ہے کہ ذریتِ دیوبندیت " سیرت النبی ، ختم بخاری، جشنِ صد سالہ ، سالانہ اجتماع اور تقریب دستار بندی کے نام سے جلسہ تو کرتے ہیں مگر " عید میلاد النبی " کے نام سے اتنی چڑھ اور ایسی نفرت ہے کہ اس نام سے جلسہ نہیں کرتے کیونکہ جو جلسہ اب تک جائز و درست تھا وہ فقط " عید میلاد النبی " نام رکھتے ہی بدعت ہو جاتا ہے۔ لا حول ولا قوۃ.......... کوئی اتنا بھی تنگ نظر ہو تا ہے کیا؟ مگر ہائے رے دیوبندیوں کی پھوٹی قسمت ! کہ یہ لوگ اِس نام سے بھی جلسہ کیا کرتے تھے اور اس میں علماء دیوبندی شرکت بھی کرتے تھے۔ چنانچہ طیب قاسمی مہتمم دارالعلوم دیوبند اپنے ایک پروگرام میں خطاب شروع کرتے ہوئے کہتا ہے:

"بزرگانِ محترم ! یہ جلسہ جیسا کہ آپ کو معلوم ہے جلسۂ عید میلاد النبی کے نام سے منعقد کیا گیا ہے" (خطبات حکیم الاسلام جلد اول ص ۹۵)

یاد رہے کہ طیب قاسمی میلاد کے جلسوں میں شرکت کرتا ہی رہتا تھا جس کی شہادت دیوبندیوں کی

کتاب میں آج بھی موجود ہے، چنانچہ ایک دیوبندی ابو عکاشہ رحمٰن لکھتا ہے:

"چنانچہ دیکھ لیجئے سیرۃ النبی اور میلاد کے جلسوں میں بھی آپ انہیں شرکت کرتا ہوا پائیں گے" (تاریخ کے قاتل، ص ۶۳۰)

بدعت نمبر ۵

سیرت النبی ﷺ کے جلسے

یوسف لدھیانوی لکھتا ہے:

" سلف صالحین نے کبھی سیرت النبی کے جلسے نہیں کیے اور نہ میلاد کی محفلیں سجائیں" (اختلاف امت اور صراط مستقیم، ص ۷۹)

سلفِ صالحین نے جب کبھی یہ جلسے کیے ہی نہیں تو پھر یہ کب کی ایجاد ہے؟ اس کا جواب دیتے ہوئے یوسف لدھیانوی لکھتا ہے:

" چھ صدیوں میں جیساکہ میں ابھی عرض کر چکا ہوں۔ مسلمانوں نے کبھی سیرت النبی کے نام سے کوئی جلسہ یا میلاد کے نام سے کوئی محفل نہیں سجائی"

(اختلاف امت اور صراط مستقیم، ص ۸۰)

محفلِ ذکرِ میلاد النبی ﷺ کے انعقاد پر برساتی مینڈکوں کی طرح چلا چلا کر، اور چیخ چیخ کر محفلِ میلاد کو "بدعت" کہنے والے دیوبندیو! اگر ہماری محفلِ میلاد بدعت ہے تو تمہارے "سیرت النبی" ﷺ کے

جلسے بدعت کیوں نہیں ؟ یوسف لدھیانوی نے تو محفل میلاد کے ساتھ "سیرت النبی" ﷺ کے جلسوں کو بھی چھٹی صدی کے بعد کی ایجاد قرار دیا ہے۔ لہٰذا تقیہ بازی اور دو نظری چھوڑو اور حق کو قبول کرتے ہوئے یا تو محفلِ میلاد النبی ﷺ کو بدعت کہنا بند کر دو یا اپنے "سیرت النبی ﷺ" کے جلسوں کو بھی بدعت کہہ کر اس سے کنارہ کشی اختیار کرو۔ یوسف لدھیانوی کیا لکھتا ہے:

"جب یہ نئی رسم نکلی تو علمائے امت کے درمیان اس کے جواز و عدم جواز کی بحث چلی، علامہ فاکہانی اور ان کے رفقاء نے ان خود ساختہ قیود کی بنا پر اس میں شرکت سے عذر کیا اور اسے "بدعت سیئہ" قرار دیا"

(اختلاف امت اور صراط مستقیم، ص ۸۱)

سیرت النبی ﷺ کے نام سے جلسوں کا اہتمام کرنے والے اور اس میں شرکت کرنے والے دیوبندیو! اب تو صاف ہو گیا کہ تم لوگ "بدعت سیئہ" پر شان و شوکت کے ساتھ عمل پیرا ہو کر "بدعتی" ہو چکے ہو۔ اب بے جا تاویل اور بہانے بازی کچھ کام نہیں آنے والی ہے۔

بدعت نمبر ٦

دور دراز سے قبروں کی زیارت کو جانا

اشرفعلی تھانوی "بدعات القبور" کے زیرِ عنوان لکھتا ہے:

"دین و دنیا کے کاروبار حرج کر کے درگاہوں کی زیارت کے لیے سفر و اہتمام کرنا"

(اصلاحی نصاب، ص ۲۲۴)

اور اسماعیل قتیل لکھتا ہے:

دور دور کے ملکوں سے سفر کی بڑی بڑی مصیبتیں اٹھا کر اور رات دن کی تکلیفیں اور دکھ جھیل کر اولیاء اللہ کی قبروں کی زیارت کے واسطے آنا انہی بدعات میں سے ہے"

(صراط مستقیم، ص ۸۷)

جبکہ شبیر احمد قاسمی سے قبر پر کتبہ لگانے کے متعلق سوال ہوا تو جواب میں لکھتا ہے:

" اگر اتنی بڑی شخصیت ہے کہ ان سے حدیث و فقہ کی تعلیم حاصل کرنے والے اندرون ملک اور بیرون ملک میں ان کے تلامذہ یا مریدین ہیں جو وقتاً فوقتاً دور دراز سے اندرون ملک و بیرون ملک سے ان کی زیارت کے لیے آسکتے ہیں جیسا کہ حضرت گنگوہی، حضرت نانوتوی، حضرت شیخ الہند، حضرت مدنی، حضرت تھانوی، حضرت شیخ اور حضرت مجدد الف ثانی کی شخصیات ہیں، تو اتنے بڑے عالم دین اور شہرہ آفاق بزرگ ہوں تو ان کی پہچان کے لیے کتبہ لگانے کی گنجائش ہے"

(فتاویٰ قاسمیہ، جلد ۱۰ ص ۱۵۰)

حالانکہ اشرفعلی تھانوی تو لکھتا ہے:

"علامت باقی رکھنے کے لیے گر دا بنانا یا کتبہ لگانا قبر پر مکروہ ہے"

(امداد الاحکام، جلد اول، ص ۸۱۳)

یعنی ان دیوبندی مولویوں کی قبروں پہ جو کتبے لگے ہوتے ہیں وہ اگر چہ مکروہ ہے مگر دور دراز سے آنے والوں کے لیے ہوتے ہیں۔ مگر اسماعیل و اشرف نے تو کار و بار کو حرج کرکے دور دراز سے آنے کو بدعت لکھا ہے۔ تو جو بھی دور دراز سے آتے ہیں وہ سب کے سب بدعتی ہو جاتے ہیں۔ گویا اکابرین

دیوبند کی قبریں بدعت کی فیکٹریاں ہیں۔

بدعت نمبر ۷

القاب و خطابات ایک بڑا فتنہ

اسماعیل قتیل لکھتا ہے:

"ایسے القاب و خطابات کو رواج دینے کی خوب کوشش و اہتمام کرنا جو بڑے اونچے شرعی منصبوں پر دلالت کرتے ہیں۔ مثلاً فلاں مولوی صاحب فلاں شاہ صاحب، اسی طرح کے دیگر بے شمار القاب و خطابات جن کا ذکر ان چند اوراق میں کرنا خاصا مشکل معلوم ہوتا ہے، تو یہ سب بدعات حکمیہ کی قسم سے ہیں، صرف ان عقلاء کے حق میں جو ان مذکورہ بالا امور کو لغو اور بے کار سمجھتے ہیں لیکن محض اپنے خاندان کی روایت کو برقرار رکھنے کے لیے ان کو عمل میں لاتے ہیں۔ اب جہاں تک ان لوگوں کے بیوقوفوں کا تعلق ہے جو ان حماقتوں کو عین کمالات جان کر ان نئی نکالی ہوئی چیزوں (رسموں) کی حفاظت میں بڑا اہتمام کرتے ہیں اور ان کو خوب عمل میں لاتے ہیں تو ان بیوقوفوں کے حق میں امور مذکورہ بالا بدعات حقیقہ کی قسم سے ہیں کیوں کہ ان کے نزدیک یہ امور شرعی منصبوں کے نام شمار ہوتے ہیں"

(بدعات کی حقیقت، ص۹۰)

اور سعید پالن پوری کا فرمان نقل کرتے ہوئے عبدالجبار چترالی دیوبندی لکھتا ہے:

"آج کے دور کے فتنوں میں سے ایک بڑا فتنہ (جس سے اکابر پرستی اور شرک کے

دروازے کھلتے ہیں) علماء کرام مشائخ عظام اور اکابرین امت کے القابات میں حد درجہ غلو کرنا ہے۔ نام کے ساتھ سابقے اور لاحقے ملا کر دو سطر ہو جاتے ہیں۔ شرعاً یہ عمل بالکل ممدوح نہیں ہے اور امت میں اس کی اصلاح کی سخت ضرورت ہے"

(مجلہ صفدر، شمارہ ۹۱، ستمبر ۲۰۱۸ء، ص ۵)

اسماعیل قتیل نے مولویوں کے القاب و خطابات کو "بدعت" اور سعید پالن پوری نے "ایک بڑا فتنہ" جس سے اکابر پرستی اور شرک کے دروازے کھلتے ہیں، قرار دیا ہے۔ اور اب اس بڑے فتنہ اور اکابر پرستی و شرک میں ملوث اور اس بدعت میں ڈوبے ہوئے دیوبندیوں کو دیکھنا ہو تو ان کی کتابیں دیکھ لیں۔ البتہ ہم اپنے قارئین کی سہولت کے لیے چند حوالے درج کر دیتے ہیں۔

(۱) نفیس الحسینی دیوبندی نے اپنی کتاب میں احمد رائے بریلوی کے نام سے قبل اتنے القاب و خطابات لکھا ہے کہ پانچ سطر میں پھیلے ہوئے ہیں دیکھئے "سید احمد شہید سے حاجی امداد اللہ کے روحانی رشتے" صفحہ ۱۳

(۲) قاسم نانوتوی نے اپنی کتاب میں حاجی امداد اللہ صاحب کے نام کے ساتھ القاب چار سطر میں لکھا ہے۔ دیکھئے "آبِ حیات" صفحہ ۹۔

(۳) سعید احمد قادری نے امام اہلِ بدعت سرفراز گکھڑوی کا نام مع القاب چار سطر سے زائد میں لکھا ہے۔ دیکھئے "بریلوی مذہب کا علمی محاسبہ" صفحہ ۱۶

(۴) اسی کتاب میں زرولی خان دیوبندی کا نام مع القاب تین سطر سے زائد میں لکھا ہے دیکھئے صفحہ ۱۶، ۱۷، اور ۱۸۔ یعنی تین مقام پر لکھا ہے۔

(۵) دیوبندی پیر عثمان کا نام مع القاب تین سطر میں لکھا گیا ہے۔ دیکھئے "فیوضات حسینی" صفحہ ۶۸۔

(۶) قاسم نانوتوی کا نام مع القاب دو سطر سے زائد میں لکھا گیا ہے۔ دیکھئے "الشہاب الثاقب" ص ۲۵۱

(۷) رشید احمد گنگوہی کا نام مع القاب دو سطر سے زائد میں لکھا ہے۔ دیکھئے "الشہاب الثاقب" ص ۲۵۹

(۸) خلیل انبیٹھوی کا نام مع القاب تین سطر میں لکھا ہے۔ دیکھئے "الشہاب الثاقب" ص ۲۶۵

(۹) اشرفعلی تھانوی کا نام مع القاب تین سطر میں لکھا ہے۔ دیکھئے "الشہاب الثاقب" ص ۲۷۶

(۱۰) انور کشمیری کے صرف القاب تین سطر میں لکھا ہے دیکھئے "خدام الدین" لاہور بنوری نمبر ص ۴۰

بدعت نمبر ۸

تعریف میں مبالغہ کرنا

محمود حسن دیوبندی لکھتا ہے:

"اپنے بڑوں کی خاص کر ان بڑوں کی جن سے فیض پہونچا ہو تعریف فطری اور احساس شناسی ہے جو کہ موجب خیر و ترقی ہے، لیکن حد سے بڑھانا اور غلط تعریف کرنا منع ہے۔ حضور اکرم ﷺ نے اپنے متعلق بھی تعریف میں مبالغہ کرنے سے منع فرمایا ہے" (فتاویٰ محمودیہ جلد سوم، ص ۳۲۰)

عبد الشکور قاسمی "چند مشہور بدعتیں یہ ہیں" کے زیرِ عنوان لکھتا ہے:

"کسی کی تعریف میں مبالغہ کرنا"

(کفریہ الفاظ اوران کے احکام، ص ۹۰ / اصلاحی نصاب، ص ۲۲۴)

معلوم ہوا کہ زیادہ بڑھا چڑھا کر کسی کی تعریف کرنا منع ہے کیونکہ یہ "بدعت" ہے۔ لیکن اس بدعت

کو دیو بندیوں نے کیسے دانتوں سے پکڑا ہوا چند نمونے ملاحظہ کریں۔

(۱) انظر شاہ کشمیری لکھتا ہے:

"وہ باکمال شخصیت جس کے بارے میں اس کے تلامذہ کا یہ متفقہ فیصلہ ہو کہ اسلام کے آخری پانچ سو سال کے علماء کا علم اگر جمع کر لیا جائے تو انور شاہ کے علم کی زکوٰۃ بھی ادا نہیں ہو گی" (نوادرات امام کشمیری، ص ۱۷)

آخری پانچ سو سال میں جتنے بھی علماء ہوئے ان کے علوم کو جمع کیا جائے تو انور شاہ کے علم کی زکوٰۃ تک نہیں ہو پائے گی؟ اتنا علم تھا انور شاہ کے پاس؟ کس بے دردی کے ساتھ علماء اسلام کی توہین کی جارہی ہے اور انور شاہ کی تعریف میں کیسی مبالغہ آرائی کی جارہی ہے غور کریں؟

(۲) زرولی خان دیوبندی جو ابھی کچھ دن پہلے ہی مر کر مٹی میں مل گیا، اس نے کہا تھا:

"بڑے سخی گزرے ہوں گے مگر حضرت اقدس حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰن جیسا سخی انسان زمین و آسمان نے نہیں دیکھا ہو گا"

(احسن البرہان اول ص ۱۰۸)

کیا یہ سلفِ صالحین کی شانِ سخاوت کا منہ چڑھانا نہیں ہے؟ اکابرین امت کی توہین نہیں؟ کیا ان کی شانِ سخاوت محتاجِ بیان ہے؟ اس مبالغہ آرائی اور اکابر پرستی پر دیوبندی علماء چپ شاہ کیوں بنے بیٹھے ہیں؟ آخر اس دیوبندی کی ایسی کون سی سخاوت تھی جسے اس سے پہلے زمین و آسمان نے نہیں دیکھا؟ ذرا ہم بھی تو دیکھیں؟

(۳) یہی زرولی خان دیوبندی کہتا ہے:

"حضرت مولانا عبد الحق صاحب اکوڑہ خٹک کے تقویٰ کا یہ حال تھا کہ اگر کوئی بے نمازی ان کے پاس جاتا اور ہاتھ ملا کر ایک بار وہاں بیٹھتا تھا تو وہ نمازی بن جاتا تھا"

(احسن البرہان اول ص ۱۱۱)

بدعتیو! اگر زرولی جھوٹ نہیں بول رہا ہے اور مبالغہ آرائی نہیں کر رہا ہے تو تمہیں تبلیغی جماعت کی ضرورت کیوں پڑ گئی؟ اسی کے پاس لوگوں کو بیٹھا دیا کرتے، لوگ تو ایسے ہی نمازی بن جاتے؟ شہر شہر گاؤں گاؤں بوریا بستر لے کر پھرنے اور جگہ جگہ اجتماع وجلسے کرنے سے بہتر تھا کہ اسی کو بیٹھنے بیٹھانے کا اہتمام وانتظام کر دیتے، ساری دنیا اب تک نمازی ہو گئی ہوتی۔ مگر تم ناقدروں نے دنیا کے اس آٹھویں عجوبے کو دنیا سے چھپا کر بہت بڑا جرم کیا ہے۔

(۴)عبد الحئی عارفی دیوبندی کہتا ہے:

"ہمارے حضرت (اشرفعلی)جیسا مجدد اب تک نہیں آیا"

(یادگار باتیں، ص ۱۴۰)

غور کریں! مجددین کی جماعت میں اب تک اشرفعلی جیسا مجدد نہیں آیا؟ جبکہ اس کے تجدیدی کارنامے کیا ہیں، جانیں گے تو دانتوں تلے انگلی دبا کر رہ جائیں گے۔ یہی وہ نرالا مجدد ہے جو لوگوں کے عقیدے کی بات کرتا ہے تو اس کی مثال گدھے کے عضوِ مخصوص سے دیتا ہے۔ کہتا ہے:

"عوام کے عقیدہ کی بالکل ایسی حالت ہے کہ جیسے گدھے کا عضو مخصوص بڑھے تو بڑھتا ہی چلا جائے اور جب غائب ہو تو بالکل پتہ ہی نہیں۔"

(ملفوظات حکیم الامت جلد ۳ ص ۲۹۲)

اور دعوت وہدیہ کی بات کرتا ہے تو کہتا ہے:

"دعوت اور ہدیہ میں حلال وحرام کو زیادہ نہیں دیکھتا کیونکہ میں متقی نہیں"

(کمالات اشرفیہ ص ۳۶۹)

حلال وحرام نہیں دیکھنے کی وجہ کیا ہے؟ وجہ نرالا مجدد خود ہی بیان کرتا ہے کہ

"میری ساری عمر مفت خوری میں کٹی ہے پہلے تو باپ کی کمائی کھائی بس بیچ میں بہت

تھوڑے دنوں تنخواہ سے گزر ہوا پھر اس کے بعد سے پھر وہی سلسلہ مفت خوری کا جاری ہے۔ یعنی مدت سے نذرانوں پر گزر ہے نہ کچھ کرنا پڑتا ہے نہ کمانا۔ کھانے کو دونوں وقت ملتا ہے" (ملفوظات حکیم الامت جلد اول ص ۳۷۳)

اور جب کھانے پینے کی بات کرتا ہے تو کہتا ہے:

"میں دروازہ پر کھڑے ہو کر یا راستے میں چلتے ہوئے کسی چیز کے کھانے سے پرہیز نہیں کرتا اگر کبھی اسلامی سلطنت ہو جائے تو زائد سے زائد میری شہادت قبول نہ ہو گی عدالت میں جانے سے بچ جاؤں گا کوئی گناہ تو ہے نہیں"

(ملفوظات حکیم الامت)

جس کی نوابی کا یہ عالم تھا کہ اس کی بیوی تک کو کہنا پڑ گیا کہ

"تم تو کسی بادشاہ کے یہاں پیدا ہوتے تو بہتر ہوتا"

(ملفوظات حکیم الامت جلد ۱۷، ص ۳۴)

مزید معلومات آئندہ رسالہ بنام "نر الامجد د اور اس کے کارنامے" میں ملاحظہ کریں گے۔ ان شاءاللہ جل جلالہ

بدعت نمبر ۹

اہتمام و مشیخیت

سعید خان دیوبندی لکھتا ہے:

"ایک اور بدعت جسے اکابرین امت نے حرام قرار دیا ہے اور اسے "خیانت" کے

لفظ سے تعبیر فرمایا ہے، اب دیوبندی مدارس اور خانقاہوں کی رونق بن گئی ہے۔ کسی بھی مدرسے کے مہتمم عالم دین ہیں یا کسی بھی خانقاہ کے شیخ، صاحب مسند و ارشاد ہیں تو ان کے انتقال پر اہتمام ان کے صاحبزادے اور خانقاہ، شیخ کے صاحبزادے کے حوالے کر دی جاتی ہے ہونا تو یہ چاہیئے کہ اگر ان عالم دین کا بیٹا عالم دین ہے یا شیخ نے اپنے بیٹے کو تکمیل سلوک و مراقبات کے بعد اجازت دی ہے اور وہ دونوں ان ہر دو مناصب کے اہل ہیں ، تو پھر وہ اپنی قابلیت کی وجہ سے اس مدرسے یا خانقاہ کو سنبھال لیں۔ یہ طریقہ بالکل درست اور جائز ہے لیکن اب ہو یہ رہا ہے کہ یہ شرعی مناصب (اہتمام و مشیخیت) بطور وراثت منتقل ہو رہے ہیں۔ عالم دین کا بیٹا عالم ہے یا نہیں، حضرت مہتمم صاحب کے بعد اسے ہی مہتمم بنا دیا جائے گا اور حضرت شیخ کے انتقال پر ان کے بیٹے کی ہی دستار بندی ہو جائے گی، خواہ اس نے سلوک طے کیا ہو یا نہیں اپنے والد مرحوم سے صاحب اجازت ہو یا نہ ہو خانقاہ اسے وراثت میں مل جائے گی۔ یہ دونوں عہدے شرعی ہیں اور انہیں غیر اہل لوگوں کے سپرد کرنا حرام ، ناجائز اور خیانت ہے۔ جو لوگ ان بدعات میں ملوث ہیں اللہ تعالیٰ کے ہاں یقیناً مجرم ٹھہریں گے "(دیوبندیت کی تطہیر ضروری ہے، ص ۱۵/۱۶)

محترم قارئین!

دیوبندیوں کی خانقاہوں اور مدرسوں میں اس بدعت، حرام اور خیانت پر کس پابندی اور سختی کے ساتھ عمل کیا جارہا ہے یہ منقولہ عبارت میں واضح طور پر محسوس کیا جاسکتا ہے۔ مجھے اس پر کچھ تبصرہ کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ آپ خود ہی اس پر بہتر تبصرہ کر کے فیصلہ کر لیں۔

بدعت نمبر ۱۰

سلسلۂ نقشبندیہ اور دیوبندی

اشرفعلی تھانوی کہتا ہے:

"آج کل نقشبندیوں میں کثرت سے بدعات ہوتی ہیں"

(ملفوظات حکیم الامت جلد ۲ ص ۱۹۱)

اور دیوبندیوں کا پیر فقیر ذوالفقار نقشبندی لکھتا ہے:

طریقت کی بدعت شریعت کی بدعت ہی کی مانند ہے"

(تصوف و سلوک، ص ۱۰۶)

اب ہم دیوبندیوں کے ان مولویوں کے نام درج کرتے ہیں جو نقشبندی ہیں تاکہ اشرفعلی کے قول کے مطابق نقشبندی بدعتیوں کی شناخت میں دیوبندیوں کو زیادہ تلاش و جستجو نہ کرنی پڑے۔

(۱) طیب قاسمی مہتمم دارالعلوم دیوبند کہتا ہے:

"حضرت مولانا مفتی عزیز الرحمٰن صاحب، یہ نقشبندیہ خاندان کے بزرگ تھے"

(خطبات حکیم الاسلام، جلد ۷، ص ۲۱۹)

(۲) سعید خان دیوبندی لکھتا ہے:

"حضرت اقدس مدنی (گالی باز حسین احمد ٹانڈوی) کا تعلق سلسلۂ نقشبندیہ سے بھی بنتا ہے"

(دیوبندیت کی تطہیر ضروری ہے، ص ۱۷)

(۳) پیر فقیر ذوالفقار نقشبندی (۴) روح اللہ نقشبندی (۵) گالی باز و تقیہ باز ساجد خان نقشبندی وغیرہ

بدعت نمبر ۱۱

بزرگوں کے دن منانا

سعید خان دیوبندی لکھتا ہے:

"جن بدعات کے رد پر ہمارے اکابرین اہل السنۃ والجماعۃ نے تقریباً ڈیڑھ سو برس خم ٹھوک کر جہاد کیا، اب وہی بدعات ان نام نہاد سنیوں، صوفیوں، دیوبندیوں نے اپنالی ہیں۔ مثلاً اکابرین اہل السنۃ والجماعۃ ہمیشہ دن منانے کے خلاف رہے لیکن اب خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم کے باقاعدہ دن منائے جاتے ہیں اور اس بات کی ترغیب وسعی نامبارک بھی کی جاتی ہے۔ محرم ۱۴۳۲ھ یہ پہلا سال ہے کہ اپنے آپ کو سنی اور دیوبندی کہنے والے علماء کرام نے اسلام آباد میں صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کے نام باقاعدہ جلوس نکالا ہے۔ شیعہ حضرات دس محرم مناتے ہیں اور انہوں نے یکم محرم منایا ہے" (دیوبندیت کی تطہیر ضروری ہے، ص ۱۴)

بدعتی دیوبندیو! بتاؤ تمہارے اکابر نے جو کام "خم ٹھوک کر" کیا، وہ درست ہے یا تم نام نہاد سنیوں، صوفیوں و دیوبندیوں نے اپنالی ہے وہ درست ہے؟ بارہ ربیع الاول میں نکلنے والے جلوس پر تو ہر لنگڑے لولے، آنے کانے دیوبندی بھونکتے رہتے ہو۔ لیکن اب جو جلوس تم نام نہاد سنیوں نے نکالنی شروع کر دی ہے اس پر کب بھونکوگے؟ اور اس بدعت کو اپنا لینے کے بعد بدعتی ہوئے کہ نہیں؟ بہت کھیل لیا تم دیوبندیوں نے بدعت بدعت کا کھیل، لیکن

اپنے گھر اور گریباں میں جھانک کر اپنا مکروہ چہرہ بھی تو دیکھ لو۔

بدعت نمبر ۱۲

تبلیغی جماعت

گلی گلی نگر نگر بوریا بستر لیے لیے پھرنے والے تبلیغی جماعت والوں کو آپ نے تو دیکھا ہی ہو گا اس تبلیغی جماعت کا مقصد اسلام کی تبلیغ یا تحریک نماز نہیں بلکہ نئ قوم پیدا کرنا ہے۔ جیساکہ خود بانیِ تبلیغی جماعت الیاس کاندھلوی اپنے ایک عزیز سے کہتا ہے:

" ظہیر الحسن میرا مدعا کوئی پاتا نہیں، لوگ سمجھتے ہیں کہ یہ تحریک صلاۃ ہے۔ میں قسم سے کہتا ہوں کہ یہ ہر گز تحریک صلاۃ نہیں، ایک روز بڑی حسرت سے فرمایا کہ میاں ظہیر الحسن **ایک نئ قوم پیدا کرنی ہے**"

(حضرت مولانا محمد الیاس اور ان کی دینی دعوت، ص ۲۳۴)

اسی تبلیغی جماعت کی حقیقت بیان کرتے ہوئے عبد الرحمٰن دیوبندی لکھتا ہے:

"مروجہ تبلیغ بدعت سیئہ ہے اور اس سے پرہیز لازمی ہے"

(انکشاف حقیقت، ص ۳۱)

دو سطر بعد یہی دیوبندی لکھتا ہے:

اس تبلیغی کام کو جہاد قرار دینا اور اصل جہاد سے اعراض کرنا بدعت ضالہ نہیں تو اور کیا ہے"(انکشاف حقیقت، ص ۳۱)

بلکہ ایک جگہ تو یہاں تک لکھ دیا کہ

"اب یہ جماعت فتنہ بن چکی ہے" (ایضاً ص ۱۸)

عہد حاضر کا سب سے بڑا عیاش و بدکردار دیوبندی الیاس گھمن بڑی شان سے کہتا ہے:

"ہمارا اس وقت پوری دنیا میں سب سے بڑا مذہبی نیٹورک "تبلیغی جماعت" کا ہے اور الحمدللہ وہ ہمارے مسلک دیوبند کا ہے" (مجالس متکلم اسلام، ص ۱۷)

تبلیغی جماعت کا تعارف کرتے ہوئے سلیمان دیوبندی اپنی تقریظ میں لکھا ہے:

"تبلیغی جماعت کے فوائد بہت زیادہ ہیں، لوگ کلمہ نماز سے روشناس ہو جاتے ہیں، لیکن جمہور علماء امت کے عقائد سے منحرف ہو جاتے ہیں"

(الکلمۃ الہادی، ص ۱۲)

تبلیغی جماعت کی حقیقت یہ ہے کہ درسِ قرآن پر فضائل اعمال کو فوقیت دینا، مفتی بننے کی کوشش کرنا، ائمۂ مساجد سے بات بات پر الجھنا تبلیغیوں میں عام عادت ہے۔ اسی کا ذکر کرتے ہوئے عبد المالک شاہ دیوبندی لکھتا ہے:

"قرآن کے درس پر فضائل اعمال کی ترجیح، چلہ لگا کر مفتی بننے کا رجحان، ائمۂ مساجد سے الجھنے اور بات بات پر مخالفت جیسے امور سے چشم پوشی اور انفرادی معاملات پر محمول کر کے احتیاطاً مخالفت اور نقائض سے در گزر کا راستہ اختیار کیا"

(الکلمۃ الہادی، ص ۴۳)

یہاں تک کہ امام اہلِ بدعت سرفراز گکھڑوی نے طارق جمیل کے متعلق یہ تک کہہ دیا کہ

"یہ باطل فرقوں کا ایجنٹ ہے" (الکلمۃ الہادی، ص ۵۳)

اگر کوئی دیوبندی یہ کہے کہ تبلیغی جماعت کی تائید بڑے بڑے علماء کرتے ہیں، اگر یہ بدعت ہوتی تو علماء تائید کیوں کرتے؟ تو اس کا جواب ہم بدعتیوں کو اس کے گھر سے ہی دلوا دیتے ہیں۔ چنانچہ فاروق اترانوی دیوبندی لکھتا ہے:

"جب تبلیغ مروجہ مجموعہ بہ ہیئت کذائیہ کا بدعت ہونا محقق ہو گیا تو علماء کا موید ہونا اور شریک ہونا کچھ نافع نہیں، علماء کی تائید سے اگرچہ کثیر ہوں اور مشہور ہوں کوئی ناجائز امر جائز نہ ہو جائے گا" (الکلام البلیغ فی احکام التبلیغ، ص ۳۴۴)

تو کیا اب دینِ دیوبندیت کے متبعین تبلیغی جماعت کو کھلے الفاظ میں بدعت کہہ کر اس سے کنارہ کشی اختیار کریں گے؟ یا اپنے اکابرین کی طرح ادھر ادھر کی ہانکیں گے مگر حق تسلیم نہیں کریں گے؟

بدعت نمبر ۱۳

تبلیغیوں کی دعائیں

محترم قارئین!

آپ نے اگر دیوبندیوں کی تبلیغی جماعت کو دیکھا ہو گا تو یہ بھی ضرور دیکھا ہو گا کہ یہ لوگ جگہ جگہ اجتماعی دعا کرتے نظر آتے ہیں گاڑی پہ چڑھیں گے تو دعا، گاڑی سے اتریں گے تو دعا، کسی مسجد سے کوچ کریں گے تو مسجد سے باہر نکل کر دعا بلند آواز سے کرتے ہیں۔ ایک شخص دعا کرتا ہے اور بقیہ آمین آمین کرتے رہتے ہیں۔ لیکن ان لوگوں نے دعا کرنے سے پہلے کبھی معلوم نہیں کیا کہ حضور ﷺ و صحابۂ کرام و تابعین و تبع تابعین علیہم الرضوان نے ایسا کیا یا نہیں؟ لیجئے دیوبندیوں کے مولوی ہی سے اس کی شرعی حیثیت کیا ہے معلوم کریں۔ چنانچہ فاروق اترانوی دیوبندی لکھتا ہے:

"جماعت تبلیغی میں جو صورت اور ہیئت اختیار کی جاتی ہے اور جو اہتمام کیا جاتا

ہے کہ تبلیغ کے موقع پر، اجتماعات میں اور تبلیغی اسفار میں مسجد سے نکل کر باہر، ریل اور موٹر پر سوار ہوتے وقت اور ریل سے اتر کر پلیٹ فارم پر وغیرہ۔ جس ہیئت سے اجتماعی طور پر ہاتھ اٹھا کر جہر کے ساتھ ایک آدمی دعا کرتا ہے۔ اور سب لوگ بلند آواز سے آمین کہتے ہیں۔ اور دیر تک ایسا کیا جاتا ہے۔ سوال یہ ہے آیا یہ شرعاً ثابت ہے یا نہیں۔ خیر القرون میں اور زمانہ مابعد میں اب تک اس کا وجود نہیں ملتا۔

لہٰذا اس ہیئت اجتماعی کے ساتھ بالا ہتمام اور بالجہر دعا مستقل ایک بدعت ہے"

(الکلام البلیغ فی احکام التبلیغ، ص ۳۴۴)

بدعت نمبر ۱۴

نامِ نبی ﷺ پر درور شریف کا مخفف لکھنا

روح اللہ نقشبندی دیوبندی لکھتا ہے:

"نبی کریم آخر الزمان حضرت محمد مصطفےٰ احمد مجتبیٰ ﷺ کے نام مبارک کے ساتھ ﷺ کے بجائے حرف صلعم، ؑ وغیرہ لکھ دینا ذہنی تساہل ہے اور یہ ذہنی تساہل بدعت ہے اس بدعت کا شکار نہ صرف عوام الناس بلکہ اہلِ علم اس مسئلے کو جانتے پہچانتے ہوئے بھی اس غلطی عظیم کا ارتکاب کر کے رحمت وبرکت سے محروم ہو جاتے ہیں"

(التحقیق الحسین فضیلت ﷺ وکراہت صلعم، صللم، ص ۱۳)

نوٹ: عبارت میں "حرفِ صلعم" کے بعد چھوٹا "ص" ہے۔ مگر کیبورڈ میں وہ "ص" نہ ہونے کی وجہ سے اس کی جگہ "ع" لکھ دیا گیا ہے۔

مذکورہ بدعت کا ارتکاب کتنے دیوبندی علماء منجملہ اکابر و اصاغر کرتے آئے ہیں یہ دیکھنے کے لیے ان بدعتی دیوبندیوں کی کتابیں آج بھی موجود ہیں، انہیں دیکھ سکتے ہیں۔ شاید ہی کوئی کتاب اس بدعت سے خالی ملے، البتہ اب نئی کتابوں میں مکمل درود شریف لکھنے کا اہتمام کیا جارہا ہے۔ یہاں ہم اکابر دیوبند کی کتابوں کے چند نمونے پیش کرتے ہیں۔ ملاحظہ فرمائیں۔

(۱) امام الطائفہ اسماعیل قتیل بالاکوٹی ....

"حضرت پیغمبر صلعم کو بارہا" (تقویۃ الایمان، ناشر مکتبہ ندویہ، ندوۃ العلماء لکھنؤ الہند، ص ۵۲)

"اللہ تعالیٰ نے پیغمبر صلعم کو فرمایا" (ایضاً، ص ۵۳)

(۲) رشید احمد گنگوہی........

"حضرتؐ ان پر"۔۔۔ "تو حضرتؐ بھی"۔۔۔ "حضرت رسالت مآبؐ"۔۔ "کیونکہ حضرتؐ کو"۔۔ بایں وجہ کہ آپؐ کی"۔۔۔

(تالیفات رشیدیہ، ناشر ادارۂ اسلامیات لاہور، تصحیح شدہ ایڈیشن بار دوم ۱۹۹۲، ص ۵۶۱)

"حضرت رسالت مآبؐ"۔۔۔۔ "آپؐ داخل اس حکم میں نہیں"

(تالیفات رشیدیہ، ناشر ادارۂ اسلامیات لاہور، تصحیح شدہ ایڈیشن بار دوم ۱۹۹۲، ص ۵۶۲)

نوٹ: ان مقامات پر رشید احمد گنگوہی نے چھوٹا والا "ص" لکھا ہے کیبورڈ میں وہ نہیں ہے اس وجہ سے میں نے "ع" لکھا ہے۔ اس کو بھی "ص" سمجھا جائے۔ (از مؤلف)

(۳) قاسم نانوتوی......

"خاتم النبیین صلعم"۔۔۔"آنحضرت صلعم"۔۔۔"حضرت صلعم"۔۔"رسول اللہ صلعم"

(تحذیر الناس، مع تکملہ، ناشر داراشاعت اردو بازار کراچی، ص۴)

(۴) اشرفعلی تھانوی....

"اشرف الجواب، ناشر مکتبہ تھانوی دیوبند یوپی" میں بے شمار مقامات پر لفظِ "آپؐ" لکھا ہے اور جہاں بھی "آپ" لکھا ہے وہاں چھوٹا "ص" لکھا ہے۔

(۵) خلیل انبیٹھوی....

"ملائک آپؐ تک"۔۔۔"فخر عالمؑ"۔۔"آپؐ کو یہ کلام کہاں سے آگئی"۔۔"فخر عالمؑ"

(براہین قاطعہ، ناشر داراشاعت، اردو بازار کراچی، ص۲۷،۲۸،۳۰،۳۱)

نوٹ: یہاں بھی ہر جگہ چھوٹا "ص" لکھا ہوا ہے کیبورڈ میں نہ ہونے کی وجہ سے "ع" لکھ دیا ہے۔

ہم اہلسنت وجماعت (بریلوی) کو بدعتی کہنے والو! فتویٰ بھی تمہارے گھر کا ہے اور یہ اکابر بھی تمہارے ہی ہیں تمہارے دلوں میں خوفِ خدا اجل مجدہ اور شرمِ نبی ﷺ اگر ہے تو بتاؤ آج سے اپنے ان اکابر کو بدعتی کہوگے؟ یاوہی ادھر ادھر کی بے سروپا تاویلیں کرتے پھروگے؟

محترم قارئین! مزید معلومات کے لیے احقر کا رسالہ "**اپنے اکابر کے باغی دیوبندی**" ملاحظہ فرمائیں۔

بدعت نمبر ۱۵

مراقبہ اور ذکر جہری کرنا

سعید احمد پالن پوری کہتا ہے:

"بعض لوگ قبروں پر مراقبہ کرتے ہیں ، گھنٹوں سر جھکائے بیٹھے رہتے ہیں، اور بعض لوگ ذکرِ جہری کرتے ہیں، یہ سب باتیں غیر ثابت اور بدعت ہیں، ان سے احتراز کرنا چاہیئے"(مفتی سعید احمد پالنپوری کی فقہی بصیرت، ص۶۰)

بات بات پر بدعت کا فتویٰ لگانے والوں کے فتووں کی زد میں کیسے ان کے اپنے ہی اکابر آتے ہیں ملاحظہ کریں۔ اسماعیل قتیل اپنے پیر و مرشد احمد رائے بریلوی کے متعلق لکھتا ہے:

"ایک دن آپ حضرت خواجۂ خواجگاں خواجہ قطب الاقطاب بختیار کاکی قدس سرہ العزیز کی مرقد انور کی طرف تشریف لے گئے اور ان کی مرقد مبارک پر مراقب ہو کر بیٹھ گئے"(صراط مستقیم، ص۲۷۸)

اور طیب قاسمی مہتمم دارالعلوم دیوبند لکھتا ہے:

"حضرت تھانوی وفات سے تقریبا دو سال قبل دانت درست کروانے کے لیے لاہور تشریف لے گئے تو واپسی سے ایک دن قبل لاہور کے قبرستانوں کی زیارت کے لیے بھی نکلے سلاطین کی قبروں پر بھی گئے اور مساکین کی قبریں بھی دیکھیں، فاتحہ پڑھی، ایصال ثواب کیا، اس سلسلہ میں حضرت علی ہجویری معروف

بہ داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر پہنچ کر دیر تک مراقب رہے"

(عالمِ برزخ، ص ۱۰۲)

مناظر احسن گیلانی لکھتا ہے:

" ایک دفعہ سیدنا الامام الکبیر اسی (سنبھل سے مرادآباد کی) راہ سے بیل تانگے پر گزر رہے تھے، جوں ہی کہ تانگہ اس جھاڑی کے سامنے پہنچا، تانگہ کو رک جانے کا حکم دیا، اور اتر کر اینٹوں کے اس ڈھیر کے قریب پہنچے، مراقب ہو گئے۔ مراقبہ سے فارغ ہو کر تانگہ کی طرف جا رہے تھے اور زبان مبارک پر بے ساختہ یہ الفاظ جاری تھے "اللہ اکبر بہت ہی جلالی آدمی ہیں"

(سوانح قاسمی، جلد دوم، ص ۳۰)

اور محمود حسن دیوبندی لکھتا ہے:

" حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی، حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلوی، حضرت مجدد الف ثانی، حضرت حاجی امداداللہ مہاجر مکی، حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی کی کتابوں میں کسی بزرگ کے مزار پر مراقبہ کرنا موجود ہے"

(فتاویٰ محمودیہ، جلد نہم، ص۲۶۸)

اور اب ذکر جہر کرنے والوں کو بھی ملاحظہ کر لیں:

"ایک بار (حضرت امام ربانی مولینا رشید احمد صاحب گنگوہی نے) فرمایا کہ شیخ عبدالقدوس عشاء سے فجر تک ذکرِ جہر کیا کرتے تھے"

(ارواح ثلٰثہ، قدیم ص۳۰۸، حکایت نمبر ۳۳۹)

معمولاتِ اہلسنت پر بے جا "بدعت" کے فتوے لگانے والے بدعتی دیوبندیو! آؤ اور ہمت کرو اور ان

لوگوں کو بھی بدعتی کہو؟ تاکہ دنیا بھی جان جائے کہ تمہاری حقیقت کیا ہے، تم کتنے انصاف سے کام لیتے ہو، اور اپنے مخالفین و موافقین میں کیسے امتیاز کرتے ہو۔

دیوبندی بدعتیو! ذرا بتاؤ تو کہ کیا اسماعیل دہلوی کے پیر و مرشد احمد رائے بریلوی، دینِ دیوبندیت کے حکیم الامت اشرفعلی تھانوی، اپنے قاسم العلوم والخیرات قاسم نانوتوی، شاہ ولی اللہ محدث دہلوی، شاہ عبدالحق محدث دہلوی، حاجی امداد اللہ مہاجر مکی اور اپنے عبدالقدوس کو بدعتی کہو گے؟

بدعت نمبر ۱۶

اجتماعی ذکر بالجہر کرنا

سعید احمد پالن پوری دیوبندی لکھتا ہے:

> "اسی طرح ہمارے حلقے میں بعض بڑے بڑے حضرات لاؤڈا سپیکر لے کر بیٹھتے ہیں اور ذکر کراتے ہیں، سب مریدین بیٹھتے ہیں، وہ کہیں گے لا الہ الا اللہ۔ تو سب کہیں گے لا الہ الا اللہ۔ یہ بدعت ہے۔ کوئی بڑے سے بڑا آدمی کرواتا ہو، کسی کا نام نہیں لیتا، اس طریقے سے ذکر کروانا یہ بدعت ہے"
>
> (مجلہ صفدر، شمارہ ۹۶، فروری ۲۰۱۹ء ص ۳)

اس مسئلہ پر تو دیوبندیوں میں آپسی دست و گریباں اور جنگ و جدال کا وہ میدان گرم ہوا کہ الامان و الحفیظ .... دیوبندیوں نے اس مسئلہ پر ایک دوسرے کے خلاف کتابیں لکھی اور ایک دوسرے کی

خوب خبر لی ہے۔ ہم ابو ایوب قادری اور اس کے تمام چیلے چانٹے سے کہنا چاہتے ہیں کہ اپنے گھر کے اس جنگ و جدال سے کبوتر کی طرح آنکھیں تم بدعتیوں نے کیوں بند کر رکھی ہیں؟ اس پر بھی تو کبھی زبان و قلم کو حرکت دے کر دکھاؤ؟

محترم قارئین!

اس بدعت کی تائید اور اس پر عمل کرنے والے بھی دیوبندی اور اس کی تردید کرنے والے بھی دیوبندی ہیں عزیز الرحمٰن ہزاروی جو بد باطن و بد کردار الیاس گھمن کا پیر ہے اس نے اپنی بدعت کی تائید میں ایک کتاب بنام " اکابر کا مسلک و مشرب " لکھ کر دیوبندی اکابر کا اس پر عمل ثابت کیا۔ پھر اس کے رد میں عبد الرحیم چار یاری نے " اکابر اہلِ سنت کا حقیقی مسلک و مشرب " کے نام سے کتاب لکھا۔ پھر عزیز الرحمن کا خلیفہ مجاز حفیظ اللہ دیوبندی نے اپنے اور الیاس گھمن کے پیر کی تائید میں " مجالس ذکر اللہ کے خلاف سازشیں " لکھا پھر اس کے جواب میں عبد الرحیم چار یاری نے " مجالس ذکر اللہ کے نام پر علماء دیوبند کے خلاف سازشیں " لکھا۔ اور اس طرح دونوں دیوبندی فریق خوب دست و گریباں ہوئے اور جم کر جنگ و جدال کا بازار گرم کیا۔ عبد الرحیم چار یاری اپنے ایک کتابچہ میں لکھتا ہے:

> " حضرت اوکاڑوی نے حضرت لاہوری سے پوچھا کہ: حضرت! ہم بریلویوں کے جماعتی ذکر جہر کی مخالفت کرتے ہیں، لیکن حضرت خود بھی مجلس ذکر کرتے ہیں اور ذکر جہر کراتے ہیں؟ تو حضرت (لاہوری) نے فرمایا کہ ہم تعلیم کے لیے ذکر جہر کراتے ہیں "

(مروجہ مجالس ذکر اکابر اہلِ سنت دیوبند کی نظر میں، ص ۱)

مگر دیوبندی بدعتیو! ہم تعلیم کے لیے ذکر جہر کراتے ہیں۔ صرف بولنے سے کام نہیں چلنے والا ہے۔ بلکہ جب ذکرِ بالجہر تمہارے نزدیک بھی بدعت ہے تو تعلیم کے لیے یہ کب جائز ہو گیا؟ اور تعلیم کے لیے

اس "بدعت" کی اجازت کہاں سے مل گئی؟

عبدالرحیم چار یاری دیوبندی لکھتا ہے:

"حضرت مولانا عزیزالرحمٰن ہزاروی جو پوری" دلیری " سے مجالس ذکر میں ایسے طریقے کو اختیار کیے ہوئے (ہیں) جسے دیگر اکابر کے علاوہ برکۃ العصر شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا نے بھی "بدعت" قرار دیا ہے" (ایضاً، ص ۴)

اپنے پیر کی اس بدعت کی تائید اور اس کے مخالفین کے اعتراضات کی تردید کرتے ہوئے الیاس گھمن کہتا ہے:

"میں کہتا ہوں: اور کسی کو اعتراض ہو نہ ہو، کم از کم دیوبند والوں کو اعتراض نہیں ہونا چاہیئے۔ اس کی وجہ! حضرت مولانا احمد علی لاہوری ذکر فرماتے تھے، اور۔ [۱] اونچا...... نمبر ۲: اکیلے نہیں، اجتماعی........ نمبر ۳: گھر میں نہیں ماجد میں۔ اونچا ...... اور اجتماعی.... اور مسجد میں۔ اور وفات کے بعد ان کی قبر سے خوشبو آئی۔ اگر یہ کام بدعت ہوتا تو بدعتی کی قبر سے خوشبو نہیں آتی، (بد) بو آسکتی ہے۔ خوشبو آئی" (ایضاً، ص ۳۲)

اور اس طرح الیاس گھمن نے اپنے پیر عزیزالرحمٰن ہزاروی کے دفاع میں جو کچھ کہا اس کا پوسٹ مارٹم عبدالرحیم چار یاری نے اسی کتابچہ میں کیا ہے۔ ان دیوبندی بدعتیوں کی آپسی خانہ جنگی اور دست و گریباں ملاحظہ کرنے کے لیے حوالے میں دی گئی کتابیں (۱) اکابر کا مسلک و مشرب۔ (۲) اکابر کا حقیقی مسلک و مشرب۔ (۳) مجالس ذکر اللہ کے خلاف سازشیں۔ (۴) مجالس ذکر اللہ کے نام پر علماء دیوبند کے خلاف سازشیں۔ (۵) مروجہ مجالس ذکر اکابر اہلِ سنت دیوبند کی نظر میں۔ ملاحظہ کریں۔ یہاں ابو ایوب دیوبندی اور اس کے تمام چیلے چانٹوں کو چاہیئے کہ اپنے گھر والوں کے اس دست و گریباں پر بھی زبان و قلم کو حرکت دے۔

بدعت نمبر ۱۷

مدارس وخانقاہ اور کتب کی تصنیف وتدوین

شبیر قاسمی دیوبندی لکھتا ہے:

"کتب دینیہ کی تصنیف و تدوین اور مدارس وخانقاہوں کی تعمیر حضور ﷺ کے زمانہ میں ان میں سے کوئی چیز نہیں تھی ، لیکن آج ضرورت کے پیش نظر اور حفاظت دین کی خاطر مدارس اور خانقاہوں کی تعمیر اور دوسرے دینی ادارے، کتب دینیہ کی تصنیف و تدوین **دین کا جزو** بن گئے ہیں، لہٰذا یہ چیزیں بدعت میں شامل نہیں ہوں گی" (فتاویٰ قاسمیہ جلد ۲ ص ۴۲۵)

قارئین کرام!

شبیر قاسمی نے اپنے اس فتویٰ میں مدارس وخانقاہ کی تعمیر اور تصنیف و تدوین کتب دینیہ اور دینی اداروں کو صاف صاف "جزوِ دین" بننا تسلیم کیا ہے، اگرچہ بعد میں اپنے دیوبندی ہونے کی پہچان ظاہر کرتے ہوئے لکھ مارا کہ "یہ چیزیں بدعت میں شامل نہیں ہوں گی" حالانکہ جب دین میں شامل ہونا قبول کر لیا ہے تو دیوبندی اصول کے مطابق وہ بدعت ہی ہے، دیکھئے محمود عالم صفدر دیوبندی لکھتا ہے:

"بدعت کہتے ہیں غیر دین کو دین سمجھنا۔ جو چیز دین میں ثابت نہیں اس کو دین بنالینا"

(انوارات صفدر، ص ۳۷۵)

بدعتیو! جب غیر دین کو دین سمجھنا اور غیر ثابت چیز کو دین بنالینا بدعت ہے تو شبیر قاسمی نے مدارس و خانقاہ و دینی ادارے اور تصنیف و تدوین کو حضور ﷺ کے زمانہ میں نہ ہونے کے باوجود ان کا "جزوِ

دین" ہونا قبول کر لیا ہے۔ تو پھر ان امور پر عمل کرنے والے دیوبندیوں پر بدعتی ہونے کا فتویٰ کب لگاؤ گے؟

بدعت نمبر ۱۸

ختم قرآن کے وقت دعا کرنا

فاروق اترانوی دیوبندی لکھتا ہے:

"ماہِ رمضان میں ختم قرآن کے وقت دعا کرنا اور اسی طرح ختم قرآن کے وقت مل کر دعا کرنا مکروہ ہے۔ اس لیے کہ یہ منقول نہیں ہے جناب رسول اللہ ﷺ اور صحابہ سے (لہٰذا بدعت ہے)" (الکلام البلیغ فی احکام التبلیغ، ص ۱۳۱)

اس بدعت پر بھی دیگر بدعات کی طرح دیوبندیوں کا بالاہتمام عمل ہے۔ اور ہر سال رمضان المبارک میں ختم قرآن پر مل کر دعا کی جاتی ہے۔ جیسا کہ آن لائن فتویٰ دارالعلوم ویب سائٹ پر اس کا ذکر موجود ہے۔ قائین کی سہولت کے پیش نظر یہاں نقل کیا جاتا ہے۔

سوال نمبر: 39835

سوال: آج کل رمضان میں ختم قرآن بہت شان سے کیا جاتا ہے یہاں، پاکستان میں دیوبندی مساجد میں بھی ختم قرآن کا خاص اہتمام کیا جاتا ہے، دور دراز سے بھی نعت

پڑھنے والے آتے ہیں، میٹھائی تقسیم کی جاتی ہے، یہ ایک رواج بن گیا ہے۔ آپ سے گزارش ہے کہ بتائیں کہ کیا یہ بدعت میں آتا ہے کہ نہیں ؟ ایک اور سوال ہے کہ دیوبند کی ہر مسجد کے باہر ہی پوسٹر لگے ہوتے ہیں شان صحابہ کانفرنس، اور اسی طرح صحابہ کی پیدائش کے دنو میں بھی خاص اہتمام کیا جاتا ہے تو کیا یہ بدعت میں نہیں آتا؟

اس سوال سے خوب اچھی طرح معلوم ہو گیا کہ کس اہتمام والتزام کے ساتھ دیوبندی بدعتی اس بدعت کو انجام دیتے ہیں۔ اب معمولات اہلسنت کو بلا تحقیق یک لخت بدعت کہنے والے اور بات بات پر حضور ﷺ اور صحابہ کرام علیہم الرضوان و تابعین و تبع تابعین علیہم الرحمہ کے زمانے میں ہوا یا نہیں اس کا ثبوت طلب کرنے والے اپنے گھر کی بدعات و نئے امور پر کیسے سب کچھ بھول جاتے ہیں اور کس نرمی و رازداری سے اجازت دیتے ہیں۔ اس سوال کے جواب میں ملاحظہ کریں:

جواب نمبر:39835

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فتوی: 1433/7=B/310-1430 رمضان المبارک میں پوری تراویح پڑھنا اور پورا ایک قرآن پڑھنا اور سننا بلاشبہ اللہ کی نعمت ہے، مگر اس موقعہ پر شریعت کے حدود سے تجاوز کر کے کوئی عمل کرنا یا خوشی منانا درست نہیں، ختم قرآن کے موقعہ پر دعا بہت قبول ہوتی ہے۔ لہذا اس موقعہ پر اپنے لیے اپنے اعزہ واقرباء کے لیے، دوست واحباب کے لیے پوری امت محمدیہ کے لیے تھوڑے اہتمام کے ساتھ اسی طرح قعدہ کی حالت میں بیٹھے بیٹھے اللہ کی طرف خوب دھیان کر کے دعا کر لینی چاہیے، اس موقعہ پر نعت خوانی کی ضرورت نہیں، مٹھائی اگر کوئی ایک آدمی محض اپنی خوشی سے قرآن کے ختم کی خوشی میں تقسیم کر دے تو کوئی مضائقہ نہیں، مگر

اس کا مستقل رواج نہ ڈالا جائے۔ اس میں پوسٹر لگانے اور اسے صحابہ کانفرس کا
عنوان دینے کی کوئی ضرورت نہیں۔ یہ کانفرنس دوسرے موقعہ پر کرلیا کریں۔

واللہ تعالیٰ اعلم

دارالافتاء،

دارالعلوم دیوبند

بدعتیو! اس پر بھی کچھ لب کشائی کروگے؟ اب سارے اصول کیوں بھول گئے؟ اب کیوں نہیں یاد رہا اور کیوں نہیں پوچھا گیا کہ یہ کام قرونِ ثلاثہ ومابعد زمانے میں کیا گیا یا نہیں؟

بدعت نمبر ۱۹

لاؤڈاسپیکر سے نماز پڑھنا

اشرفعلی تھانوی نماز میں لاؤڈا سپیکر کے استعمال کرنے کے متعلق لکھتا ہے:

"جو لوگ فقط ان آلات کے ذریعہ سے نماز ادا کریں گے ان سبھوں کی نماز فاسد ہو جائے گی اور غیر مصلی سے تعلیم اور استفادہ کا زہریلا اثر ان کی تمام نمازوں کو معنوی موت کے گھاٹ اتار دے گا، لہٰذا اس سے بچنا لازم ہے"

(بوادرالنوادر، ص۴۹۸)

دیوبندیوں کے حکیم الامت کی اس تحریر سے معلوم ہوا کہ دیوبندی نماز میں لاؤڈا سپیکر کا استعمال کر کے

اپنی نمازوں کو معنوی موت کے گھاٹ اتار دیتے ہیں اور یہ سلسلہ آج بھی جاری و ساری ہے۔
اور مشہور گالی باز حسین احمد ٹانڈوی کہتا ہے:

"محض لاؤڈا سپیکر سے انتقالات عمل میں لانا ہماری سمجھ میں باوجود غور و خوض صحت صلوۃ کو مانع ہے، اس کا اعادہ ہونا چاہیئے، اللہ تعالیٰ اس "بدعت سیئہ" سے جلد از جلد مسلمانوں کو نجات دے آمین" (ملفوظات حضرت مدنی، ص ۲۲۰ / ۲۲۱)

دیوبندیوں کی مساجد میں لاؤڈا سپیکر کا استعمال کس التزام و شان کے ساتھ ہوتا ہے یہ آج بھی جمعہ کے دن ان کی مساجد میں جس کا جی چاہے اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کر سکتے ہیں۔ لاؤڈا سپیکر سے انتقالات پر صحت نماز اور اس کے اعادے کی بات تو دور، الٹا اس "بدعتِ سیئہ" پر دیوبندیت بے خوفی سے بالالتزام عمل کرتی چلی آرہی ہے مگر ذرہ برابر ان کے دین و مذہب میں فرق نہیں پڑتا۔ اس مسئلے پر مزید تحقیق کے لیے جب میں نے دیوبندیوں کی کتبِ فتاویٰ سے رجوع کیا تو پایا کہ اس "بدعتِ سیئہ" کو مفتیانِ دیوبند نے جائز و درست کر دیا ہے۔ یعنی جس کام کو گالی باز و کذاب حسین احمد ٹانڈوی نے "بدعت سیئہ" قرار دیا ہے وہی کام اب جائز ہو چکا ہے۔ شاید اسی پس منظر میں اشرفعلی تھانوی نے کہا تھا:

"ہماری جماعت میں صرف دو چار چیزیں بدعت رہ گئی ہیں، باقی سب جائز ہو گیا"

(ماہنامہ انوار العلوم لاہور، مارچ ۱۹۹۳، ص ۲۳)

اشرفعلی تھانوی کے جملہ سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جیسے دیوبندیوں نے اپنے مدارس و دارالافتاء میں بدعت کو باضابطہ جائز کرنے والی مشین لگا رکھی ہے جس کے ذریعے دیوبندیوں کے معمولات جو دراصل بدعت ہیں ان کو جائز کرتے رہتے ہیں اور یہ کام اس قدر زور و شور سے ہو رہا ہے کہ ساری بدعات جائز ہو چکی ہیں اب بس دو چار بدعت رہ گئی ہیں۔ اور جلد ہی ان دو چار کو بھی جائز بنالیا جائے گا خیر! حقیقت حال تو کوئی دیوبندی بدعتی ہی بتا سکتا ہے۔

بدعت نمبر ۲۰

ضرورت سے زیادہ روشنی کرنا

شبیر قاسمی دیوبندی لکھتا ہے:

"شبِ قدر اور دیگر متبرک راتوں میں مساجد میں ضرورت سے زیادہ روشنی کرنا مکروہ اور بدعت ہے" (فتاویٰ قاسمیہ جلد ۲ ص ۵۲۳)

مگر قارئین! آپ دیوبندی بدعتیوں کی مساجد و مدارس اور گھر بار کا جائزہ لیں تو ملاحظہ و مشاہدہ کریں گے کہ متبرک رات تو کجا ہر رات "ضرورت" سے زیادہ روشنی کرتے ہیں...... یاد رہے! یہاں پر لفظِ "ضرورت" پر توجہ دیں کیونکہ جہاں ضرورت ایک بلب کی ہو اور وہاں چار بلب جلایا گیا ہو تو یہ تین بلب ضرورت سے زائد ہیں جن کا جلانا بقول شبیر قاسمی بدعت ہے۔ اگر کوئی عقل مند دیوبندی یہاں بھی آگے بڑھے اور کہے فتویٰ میں "شبِ قدر اور دیگر متبرک راتوں" اور "مساجد" کی قید ہے۔ تو ایسے دیوبندیوں کو ان کے دین و دھرم کے غوث الاعظم اور بانی رشید احمد گنگوہی کے فرمان کی زیارت کروا دیتا ہوں کہ اس نے مطلقاً ہر جگہ کا حکم لگایا ہے۔ چنانچہ لکھتا ہے:

"فضول روشنی ہر جگہ حرام ہے" (فتاویٰ رشیدیہ، ص ۲۳۲)

ہر جگہ.......؟؟.... حرام ہے!... حرام پر فقیہ الامتِ دیوبندیہ محمود حسن کا یہ فرمان بھی قابل دید ہے۔ اسے بھی ملاحظہ فرما ہی لیں۔ کہتا ہے:

"جو شخص بدعت کا کام کرے اس کو بدعتی کہتے ہیں اور جو حرام کام کرے اس کو کیا کہتے ہیں، وہ آپ جانیں" (ملفوظات فقیہ الامت، قسط ثامن ص ۴۶)

دیوبندی بدعتیو! فیصلہ کرلو ضرورت سے زیادہ روشنی کرتے ہی تم اور تمہارے گھر والے کیا ہو جاتے ہیں؟

بدعت نمبر ۲۱

شادی میں نیوتا کالین دین

شبیر قاسمی سے سوال ہوا:

"کیا فرماتے ہیں علماء کرام ذیل کے بارے میں کہ عموماً جو شادی بیاہ میں نیوتا وغیرہ کا لین دین ہوتا ہے یہ کیسا ہے اور اب یہ رواج بڑھتا جارہا ہے کہ خصوصاً عقیقہ اور قربانی کے گوشت میں شادی بیاہ اور منگنی کرتے ہیں تو اس میں نیوتا وغیرہ لینے کا کیا حکم ہے آیا جائز ہے یا ناجائز؟

الجواب وباللہ التوفیق: عقیقہ اور قربانی کے گوشت سے شادی بیاہ کی تقریب بلا کراہت جائز اور درست ہے البتہ لینے دینے کا رواج بدعت اور ممنوع ہے"

(فتاویٰ قاسمیہ جلد ۳ ص ۲۱۷)

غور کریں! کہ کس کثرت کے ساتھ دیوبندیوں میں بدعتی پائے جاتے ہیں۔ اور کن کن راستوں سے یہ دیوبندی بدعت پر بدعت کرتے رہتے ہیں مگر ان بدعتیوں کو اپنی بدعات نظر کہاں آتی ہیں۔

بدعت نمبر ۲۲

شادی سے پہلے دن دعوت

یہی نہیں بلکہ آپ کے علاقے میں اگر شادی کے ایک دن پہلے ہی گاؤں یا محلہ والوں کی دعوت کرنے کا رواج ہے اور اسی رواج پر اس علاقے کا دیوبندی بھی عمل کرتے ہوئے شادی سے پہلے والے دن کو ہی گاؤں والوں یا اہلِ محلہ کی دعوت کر دیتے ہیں تو یقین جانیں وہ سارے دیوبندی بدعتی ہیں۔ لیجئے حوالہ ملاحظہ کیجئے۔ احمد خان پوری دیوبندی سے سوال ہوا:

> سوال: شادی سے پہلے دن دولہا کے گھر پر بڑی دعوت ہوتی ہے اس کا کیا حکم ہے ؟ اور اس میں شرکت کرنا کیسا ہے ؟
>
> الجواب: شادی سے پہلے دن دولہا کے گھر دعوت کا مسنون نہ ہونا ظاہر ہے، اب اگر مسئولہ دعوت رسم و رواج کے طور پر ہوتی ہے تو اس کا ناجائز و بدعت ہونا بھی ظاہر ہے اور اس میں شرکت کی بھی اجازت نہیں"

(محمود الفتاویٰ، جلد سوم، ص ۲۸۴)

یہ ہے دیوبندیوں کی تنگ نظری کا وبال اور بات بات پر بدعت کا فتویٰ لگانے کی سزا، کہ ان کے ان فتووں کی زد میں آکر ان کے اپنے ہی نام لیوا بدعتی بنتے چلے جا رہے ہیں۔ مگر انہیں ہوش نہیں۔ کاش کہ دیوبندیوں کو عقل آئے۔

بدعت نمبر ۲۳

حد سے زیادہ تعظیم کرنا بدعت ہے

"حد سے زیادہ تعظیم کرنا بدعت ہے" اس عنوان کو لکھنے کے بعد ایک دیوبندی اشرفعلی تھانوی کی محفل کا ذکر کرتے ہوئے لکھتا ہے:

"ایک دن حضرت کی مجلس میں لوگ دور دور بیٹھے ہوئے تھے، آنے جانے والوں کو تکلیف ہوتی تھی۔ اس پر فرمایا، سب صاحب قریب مل کر بیٹھ جائیں، افسوس! میں روز کہتا ہوں کوئی خیال نہیں کرتا، یہ بھی فرمایا کہ اس قدر تعظیم کرنا بدعت ہے"

(بدعت کی حقیقت اور اس کے احکام و مسائل، ص ٦٧)

معلوم ہوا کہ محفل میں دور دور بیٹھنا "دینِ دیوبندیت" میں بدعت ہے، اور یہ بھی معلوم ہوا کہ اس بدعت کا ارتکاب دیوبندی ذریت اشرفعلی تھانوی ہی کے زمانے میں اور اسی کی محفل سے کرتی چلی آ رہی ہے۔ ایسے میں تمام دیوبندی علماء و مشائخ کو بھی چاہیئے کہ اپنی اپنی مجالس و محافل کا جائزہ لیں اور دیکھیں کہ اس "بدعت" کا ان کے ہاں کس قدر قبضہ ہے، اور یہ بھی دیکھیں کی کب سے یہ بدعت ان کے ہاں بلا نکیر رائج ہے۔ سوشل میڈیا (فیس بک، یوٹیوب وغیرہ) پر مفتی بنے دیوبندیوں کو چاہیئے کہ ہم اہلسنّت وجماعت (بریلوی) کو بدعتی کہنے سے پہلے اپنے ان دیوبندیوں کو بدعتی کہیں اور لکھیں جن کے یہاں کی محفلوں کا یہ رنگ ہوتا ہے (یعنی دور دور بیٹھتے ہیں)۔ مگر سچ یہی ہے کہ دیوبندی اور حق بیانی دو متضاد نام ہیں۔ جہاں دیوبندیت ہو گی وہاں حق بیانی مفقود ہو گی، اور جہاں یہ ہو گی وہاں دیوبندیت

نہیں ہو گی۔ دیدہ باید۔

بدعت نمبر ۲۴

تیجہ چالیسواں دیوبندیوں میں بھی

رشید احمد گنگوہی لکھتا ہے:

"تیجہ، دسواں وغیرہ سب بدعت ضلالہ ہیں"

(فتاویٰ رشیدیہ، ص ۱۶۲)

اور سعید احمد دیوبندی لکھتا ہے:

"تیجہ اور چالیسواں جو ہمیشہ بدعت قرار دیئے جاتے رہے اب دیوبندی اور اہل السنۃ والجماعۃ کہلانے والے علماء ان رسومات میں شریک ہونے لگے ہیں، بڑے بڑے علماء اور مشائخ کے سوئم ہوتے ہیں اگر یہ سب کچھ جائز ہے، تو یہ اکابر آخر کس بات پر ان اعمال کو بدعت قرار دے کر طعن و تشنیع کا نشانہ بنتے رہے"

(دیوبندیت کی تطہیر ضروری ہے، ص ۱۵)

دیوبندیوں کے فتاویٰ اور تحریر و تقریر اس سے بھری پڑی ہیں کہ "تیجہ اور چالیسواں" بدعت ہیں مگر اللہ جَلَّ جَلَالُہٗ کا قہر دیکھیں کہ جن کو بدعت کہتے کہتے اور لکھتے لکھتے علماء دیوبند مر کر مٹی میں مل گئے آج ان ہی بدعات کا دامن دیوبندیوں نے مضبوطی سے تھام لیا ہے۔ اور پھر سعید احمد دیوبندی کی عبارت پڑھیں کہ "بڑے بڑے علماء و مشائخ کے سوئم ہوتے ہیں" تو کیا، ہے کوئی دینِ دیوبندیت کا لال جو ان

علماء ومشائخ اور ان کے خلفاء و جانشین، متبعین و مریدین کو بدعتی کہے؟ نہیں... بدعتی تو نہیں کہیں گے البتہ ان کا دفاع کرتے ہوئے عجیب عجیب تاویلیں ضرور کریں گے۔

بدعت اور اہلِ بدعت کا انجام

اہلِ بدعت دیوبندیوں ہی کی کتابوں سے

قارئینِ کرام! آپ نے ۲۴ نمبروں کی ۲۴ بدعات کو تو ملاحظہ کر لیا ہے، اب ہم انہی کی کتابوں سے اہلِ بدعت کا دردناک انجام کیا ہوتا ہے، نقل کرتے ہیں۔ تاکہ دیوبندیت کا دم بھرنے والوں کو اگر ہماری بات سمجھ میں نہ آئے تو دیوبندی علماء ہی کی کتابوں کے حوالوں سے نقل کردہ باتیں سمجھ میں آجائیں اور دیوبندیت کے مکروہ چہرے سے آگاہ ہو کر اس سے قطع تعلق کرکے اپنے ایمان وعقیدے کی حفاظت کا سامان کرسکیں۔

بدعتی سب سے بڑا گستاخ و بے ادب ہے

(۱) مطیع الحق دیوبندی لکھتا ہے:

"سب سے بڑا گستاخ سب سے بڑا بے ادب اور سب سے بڑا مکذب (جھٹلانے والا) سنت کا مخالف بدعتی ہے" (چالیس بدعتیں، ص ۱۲)

اور گستاخ و بے ادب، مکذب و سنت کا مخالف بدعتی پر شریعت مطہرہ کا کیا حکم عائد ہوتا ہے؟ یہ اہلِ بدعت دیوبندیوں کو اپنے امامِ مسجد یا کسی قریبی دارالافتاء سے معلوم کرلینا چاہیئے۔

بدعت کی مذمت کفر وشرک کے بعد سب سے زیادہ

(۲) یوسف لدھیانوی دیوبندی لکھتا ہے:

"آنحضرت ﷺ نے "بدعت" کی جتنی مذمت فرمائی ہے شاید کفر و شرک کے بعد کسی اور چیز کی اتنی برائی نہیں بیان فرمائی"

(اختلاف امت اور صراط مستقیم، ص ۹۵)

بدعتی کا کوئی فرض و نفل قبول نہیں

(۳) یہی یوسف لدھیانوی دیوبندی لکھتا ہے:

"جو شخص بدعت ایجاد کرے یا اس میں مبتلا ہو وہ آنحضرت ﷺ کی نظر میں کس قدر ذلیل آدمی ہے، ایک حدیث میں فرمایا کہ اس کا کوئی فرض و نفل اللہ کی بارگاہ میں قبول نہیں" (اختلاف امت اور صراط مستقیم، ص ۹۵)

اور نہ صرف یہ کہ فرض و نفل قبول نہیں ہوتے بلکہ روزہ، نماز، صدقہ، حج، عمرہ، اور جہاد کوئی بھی عبادت اللہ تعالیٰ قبول نہیں فرماتا ہے۔

بدعتی اسلام سے خارج ہو جاتا ہے

(۴) اقبال رنگونی دیوبندی لکھتا ہے:

"آنحضرتؐ کے جلیل القدر صحابی حضرت حذیفہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اللہ تعالیٰ بدعتی کا نہ روزہ قبول کرتا ہے نہ نماز، نہ صدقہ قبول کرتا ہے اور نہ حج، نہ عمرہ اور نہ جہاد اور کوئی فرضی عبادت قبول کرتا ہے اور نہ نفلی، بدعتی اسلام سے ایسے خارج ہو جاتا ہے جیسے گوندھے ہوئے آٹے سے بال نکل جاتا ہے"

(بدعت اور اہلِ بدعت اسلام کی نظر میں، ص ۹۷)

نوٹ:- اقبال رنگونی دیوبندی نے حضور ﷺ کے ساتھ بجائے درود شریف کے اس کا علامتی نشان "ص" لکھا ہے، جسے روح اللہ نقشبندی دیوبندی نے "بدعت" قرار دیا ہے۔ یعنی علامتی "ص" لکھ کر خود اقبال رنگونی دیوبندی بدعتی ہو گیا۔ اور یہ دیوبندی اپنی نقل کردہ حدیث میں لکھا ہے کہ "بدعتی اسلام سے ایسے خارج ہو جاتا ہے جیسے گوندھے ہوئے آٹے سے بال نکل جاتا ہے" اپنے متعلق اقبال رنگونی

دیوبندی خود ہی فیصلہ کرلے کہ وہ کہاں سے کہاں نکل گیا؟۔

بدعتی توبہ سے محروم ہوجاتا ہے

(۵) یوسف لدھیانوی لکھتا ہے:

"بدعت کے علاوہ آدمی جو گناہ بھی کرتا ہے اسے یہ احساس ہوتا ہے کہ میں ایک غلط کام کررہا ہوں، وہ اس گناہ پر پشیمان ہوتا ہے اور اس سے توبہ کرلیتا ہے۔ مگر بدعت ایسا منحوس گناہ ہے کہ کرنے والا اس کو غلطی سمجھ کر نہیں بلکہ ایک اچھا کام سمجھ کر کرتا ہے، اور شیطان اس گناہ کو اس کی نظر میں ایسا خوبصورت بنا کر پیش کرتا ہے کہ اسے اپنی غلط روی کا کبھی احساس ہی نہ ہو پائے اور وہ مرتے دم تک توبہ سے محروم رہے" (اختلاف امت اور صراط مستقیم، ص۹۶)

بدعت منحوس و ملعون چیز ہے

(۶) امام اہلِ بدعت سرفراز گکھڑوی کا تلمیذ رشید مومن خان عثمانی لکھتا ہے:

"بدعت ایک ایسی منحوس و ملعون چیز ہے کہ انسان کے اندر نیکی کی صلاحیت کو بالکل مٹادیتی ہے اور چہرے پر نحوست کے آثار ظاہر کردیتی ہے"

(بدعت اور بدعتی، ص۶۹)

امت کی پریشانیوں کی وجہ اہلِ بدعت ہیں

(۷) نیز یہی دیوبندی سورہ نور کی ایک آیت نقل کر کے لکھتا ہے:

" اس آیت میں ان بدعت پرستوں کے لیے انتہائی سخت وعید ہے ، جو امر رسول ﷺ، سنت رسول ﷺ، فرمان رسول ﷺ، نہج رسول ﷺ کی مخالفت کر کے بدعات و رسومات و خواہشات پر عمل پیرا ہیں۔ اور وہ وعید دنیا و آخرت دونوں جہانوں میں مصیبتوں، پریشانیوں اور دردناک عذابوں کی ہے۔ آج امت کو جتنی پریشانیاں ، مصیبتیں درپیش ہیں وہ سب اعراض من امر رسول ﷺ کا نتیجہ ہیں۔ ہر شخص سنت اور طریقۂ سنت سے نالاں ہے۔ رسم و رواج، بدعات اور برادری کے طور طریقے پر کاربند ہے۔ اور یہی سب سے بڑی مصیبت اور سب سے بڑا غم ہے" (بدعت اور بدعتی، ص ۳۹)

بدعت سے دین میں تغیر لازم آتا ہے

(۸) یوسف لدھیانوی دیوبندی لکھتا ہے:

"بدعت سے دین میں تحریف و تغیر لازم آتا ہے"

(اختلاف امت اور صراط مستقیم، ص ۹۹)

بدعتی پر اللہ کی، فرشتوں اور انسانوں کی لعنت

(۹) اقبال رنگونی دیوبندی لکھتا ہے:

"بدعت اور بدعتی کا کتنا خطرناک انجام ہے، ملاحظہ کریں کہ ایک تو اس کا کوئی عمل قبول نہیں اور اس پر مستزاد یہ کہ اللہ تعالیٰ کی اور فرشتوں کی اور تمام انسانوں کی لعنت اس پر ہو رہی ہے، کیا یہ عذاب کچھ کم ہے؟"

(بدعت اور اہلِ بدعت اسلام کی نظر میں، ص ۱۰۰)

بدعتی کی تعظیم و تکریم کرنا

(۱۰) یہی رنگونی دیوبندی لکھتا ہے:

"حضرت ابراہیم بن میسرہؒ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں:

"جس شخص نے کسی بدعت کی تعظیم و توقیر کی تو اس نے اسلام کو گرانے پر اس کی مدد کی۔"

پھر اس پر تبصرہ کرتے ہوئے دیوبندی بدعتی لکھتا ہے:

"بدعتی کی تعظیم میں اس کی اعانت و مدد، اس کی خدمت سب شامل ہے، معلوم ہوا کہ بدعتی کی تعظیم و تکریم کرنا اسلام کو ڈھانے میں مدد دینا ہے یا پھر سنت کو ختم کرنے میں اس کا ہاتھ بٹانا ہے" (بدعت اور اہلِ بدعت اسلام کی نظر میں، ص ۱۰۰)

اس حدیث کی رو سے دیوبندی مذہب کا "قاسم العلوم والخیرات" قاسم نانوتوی اسلام کو ڈھانے والوں کی

اعانت کرنے والا ثابت ہوتا ہے، کیونکہ قاسم نانوتوی نے بدعتی کی تکریم کی ہے۔ جیسا کہ ارواحِ ثلٰثہ میں لکھا ہے:

"احقر جامع نے ثقہ سے سنا ہے کہ ایک مرتبہ مولانا نانوتوی کے یہاں ایک بدعتی درویش مگر صاحب حال مہمان ہوئے تو آپ نے اس کا بڑا اکرام کیا اس کی خبر ایک شخص نے مولانا گنگوہی سے کی تو مولانا سے فرمایا کہ برا کیا اس شخص نے یہ مقولہ مولانا نانوتوی سے جا کر کہا تو مولانا نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے تو کفار مہمان کا اکرام فرمایا ہے اس شخص نے اس جواب کو پھر مولانا گنگوہی سے آکر نقل کیا تو مولانا گنگوہی نے فرمایا کہ کافر کے اکرام میں مفسدہ نہیں ہے بدعتی کے اکرام میں مفسدہ ہے اس نے پھر اس جواب کو مولانا نانوتوی سے جا کر کہا تو مولانا نانوتوی نے اس کو ڈانٹ دیا کہ یہ کیا واہیات ہے، ادھر کی ادھر لگاتے پھرتے ہو جاؤ بیٹھو اپنا کام کرو" (ارواحِ ثلٰثہ، حکایت نمبر ۲۷۷، ص ۲۱۳، ۲۱۴)

سیدنا غوثِ پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فرمان

(۱۱) "قہرِ آسمانی بر فرقۂ رضاخانی" کتاب کے **عرضِ ناشر** میں ایک دیوبندی لکھا ہے کہ

پیران پیر شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب "غنیۃ الطالبین" میں ایک حدیث نقل کرتے ہیں کہ جو شخص اللہ کے لیے بدعتی کو اپنا دشمن جانے، اس کے دل کو اللہ تعالیٰ ایمان سے بھر دیتا ہے۔ اور شخص انہیں خدا کا دشمن سمجھ کر ان پر ملامت کرتا ہے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے امن و امان میں رکھے گا، اور جو ایسے

لوگوں کو ذلیل کرے اسے بہشت سے سو درجے ملیں گے" (صفحہ ٦)

اس لیے ان دیوبندی بدعتیوں سے دشمنی کرنے، ان کو ملامت و ذلیل کرنے میں فائدہ ہی فائدہ ہے۔ اور فائدے کے کام سے بھلا ہم اور آپ پیچھے کیوں رہیں؟

آخری گذارش

دلائل و براہین کی روشنی میں آپ نے ملاحظہ کیا کہ دیوبندی فرقہ کے اکابر و اصاغر بدعت کے دلدل میں سر تا پا ڈوبے ہوئے ہیں مگر اپنی بدعات سے عوام الناس کی توجہ ہٹانے کے لیے ہر دیوبندی خواہ علماء ہو یا عوام، ہم اہلسنت و جماعت (بریلوی) کو بدعتی کہتے پھرتے ہیں، تاکہ لوگ بریلوی کو ہی بدعتی سمجھیں، اور دیوبندیوں کی کرتوت سے توجہ ہٹالیں۔ اور اب جبکہ اس مختصر تحریر سے ثابت ہو گیا کہ خود دیوبندی ہی بدعتی ہیں، تو کیا خود کو یہ دیوبندی بدعتی کہیں گے؟ ہم یہاں تمام منصف مزاج اور صاف دل دیوبندیوں سے گزارش کرتے ہیں کہ اپنی عاقبت کی بھلائی اور ایمان و عقیدے کی سلامتی کے لیے ایسے ہی کسی کی پیروی میں لگ جانا کہیں کی عقل مندی نہیں، اچھے برے کی شناخت اور کھرے کھوٹے کی پہچان خوب اچھے سے کرلیں۔ کیونکہ معاملہ دین و ایمان کا ہے، اور باطل فرقے سے کسی بھی قسم کا تعلق ہر گز نہ رکھیں، حق کو قبول کرنے میں شرم و تامل نہ کریں۔ دعا ہے کہ اللہ جل جلالہ ہم سب کو صراط مستقیم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین یا رب العالمین جل جلالہ بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم۔

بدعت اور اہلِ بدعت (دیوبندیوں) کی حقیقت

سے آگاہی کے لیے درج ذیل کتابیں بھی ملاحظہ کریں

سنت و بدعت کی تفصیلی معلومات اور اہلِ بدعت دیوبندیوں کے مکر و فریب کو سمجھنے کے لیے علماء اہلسنّت و جماعت (بریلوی) کی کتابیں مطالعے میں ضرور رکھیں۔ ہم یہاں آپ کی سہولت کے لیے علماء حق علماء اہلسنت کی چند کتابوں کی کے نام درج کرتے ہیں۔ اپنے قریبی کتب خانے سے حاصل کریں۔

اسمائے کتب	اسمائے مصنفین

- جاء الحق وزہق الباطل............ حضرت علامہ مفتی احمد یار خان نعیمی قدس سرہ العزیز
- بدعت ہی بدعت.............. حضرت علامہ مفتی محمد فیض احمد اویسی قدس سرہ العزیز
- مصباح سنت بجواب راہ سنت........ حضرت مفتی عبد المجید خان سعیدی رضوی صاحب قبلہ
- بدعتی کون؟.......................... حضرت مولانا شہزاد قادری ترابی صاحب قبلہ
- معمولاتِ اہلسنت غیروں کی کتابوں سے...... حضرت مولانا شہزاد قادری ترابی صاحب قبلہ
- شرک کیا ہے بدعت کیا ہے؟............ حضرت مولانا شہزاد قادری ترابی صاحب قبلہ
- صلوٰۃ و سلام پر اعتراض آخر کیوں؟....... حضرت علامہ ڈاکٹر اشرف آصف جلالی صاحب قبلہ
- دین کس نے بگاڑا...................... حضرت مولانا محمد انس رضا عطاری صاحب قبلہ
- بدعاتِ وہابیہ کا علمی و تحقیقی محاسبہ..... حضرت علامہ مفتی اختر رضا مصباحی مجددی صاحب قبلہ
- کشف الحقیقت عن وجہ البدعت......... حضرت مولانا طاہر الحسن قادری رضوی صاحب قبلہ
- اقوال الائمہ فی بیان البدعہ.............. حضرت مولانا محمد حسان رضا راعینی صاحب قبلہ
- مجلہ کلمۂ حق کے تمام شمارے............ مجاہد اہلسنّت میثم عباس قادری رضوی صاحب قبلہ

دیوبندیوں کے مکرو فریب
سے باخبر رہنے کے لیے

مجلہ کلمۂ حق پاکستان

کے تمام شمارے ضرور مطالعہ کریں۔

مؤلف کے دیگر رسالے